رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ | نمبر ۸

تازہ الہامات

۲۸ فروری ۱۹۰۷ء **سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی** - خوش آمدی نیک آمدی - چنانچہ اسی دن بارش ہوگئی اور ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ آگیا - مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کا آج (۵) مارچ ۱۹۰۷ء کی ڈاک میں خط آیا کہ قریباً نو بجے رات کے ایک سخت جھٹکا بھونچال کا آیا اور بارش بھی بہت ہوئی اور اولے پڑے - اور چوہدری محمد نواب خان صاحب تحصیلدار کا آج گوجرات سے ایک کارڈ آیا - وہ لکھتے ہیں - ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ گوجرات میں آیا - جو نہایت خطرناک تھا اور پیشگوئی قبل از وقت ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کی صبح کو کی گئی تھی جبکہ صوب تھی اور بادل کا نام و نشان نہ تھا - اور نہ زلزلہ آیا تھا اس واقعہ کے گواہان حاشیہ میں درج ہیں [1]

[1] حضرت مولوی نورالدین صاحب - حضرت مولوی محمد احسن صاحب - حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب - حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے - محمد صادق ایڈیٹر بدر - شیخ محمد نصیب صاحب محرر بدر - محمد حسین کاتب خادم بدر - مولوی عبید اللہ صاحب بسمل - مولوی شیر علی بی اے - میر ناصر نواب صاحب - خواجہ کمال الدین صاحب وکیل - خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری - منشی رلارکم - مولوی فضل دین صاحب - حاکم علی رئیس چک پنیار - عرب صاحب عبد المحی - سید ناصر شاہ صاحب - شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم - عبد الستار خان صاحب کابلی - احمد نور - قدرت اللہ صاحب - برکت علی محرر الحکم - ماسٹر محمد دین صاحب - امیر احمد صاحب ولد مولوی سردار علی صاحب حکیم - احمد الدین صاحب زرگر - محمد اشرف محرر دفتر محاسب صدر انجمن - بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام - طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام - غرض نام بہت سے ہیں کمی گنجائش کے سبب چند نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں -

امور منزلیہ

الحمد للہ والمنۃ کہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کو دوپہر کے قریب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایڈیٹر الحکم کو چھٹا بچہ اور **چوتھا بیٹا** عطا فرمایا - حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے بچے کا نام **محمد داؤد** رکھا - اللّٰہم اجعلہ کاسمہ - احباب سے التماس ہے کہ وہ دعا کریں کہ یہ بچہ اپنے بھائی اسلام کا سچا نمونہ ہو اور خدمت دین اور اشاعت ملت قدیم میں وہ ساعی ہو اور نافع الناس وجود بنکر جیئے -

۲ مارچ ۱۹۰۷ء - روز شنبہ - الہام (۱) انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا - تفہیم یہ ہوئی - کہ الٰہی بخانہ خدا تمہاری تحقیر کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اسکے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا اور پھر انہیں کیطرف اشارہ کرکے الہام ہوا (۲) **ہی تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر** - اور پھر الہام ہوا - (۳) یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - اے لوگو تم اپنے رب کی پرستش کرو - وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بناؤ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا - (۴) یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم - ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو - وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا - (۵) **اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے** - اور پھر مجھے مخاطب کرکے الہام ہوا (۶) انت منی وانا منک انت الذی طار الی روحہ یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا - اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہوں - تو وہ ہی جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا -

دارالامان کا ہفتہ

(۱) موسم بہار شروع ہو گیا ہے مگر آسمان گاہ ماہی مطلع آلود ہوجاتا ہے (۲) سینہ زوری کے متعلق جو نوٹ شایع کیا گیا ہے اسکے متعلق اتنا اور ظاہر کیا جاتا ہے کہ بالآخر افسران تفتیش کنندہ کی سعی اور محنت سے مقدمہ نکل آیا اور مال برآمد کیا گیا - (۳) میر محترم

x ڈاکٹر عبید اللہ - قاضی میر حسین - کرم شلے کاتب - شیخ محمد اسمٰعیل سرساوی - میر مہدی حسین - مولوی محمد فضل چنگوی احمدی -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تازہ نظم

یہی تو ہے

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

وہ دلستاں نہاں ہے کس رہ سے اسکو دیکھیں
ان مشکلوں کا یارو مشکل کشا یہی ہے

باطن سیہ ہیں جنکے اس دیں سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو! دل کا دیا یہی ہے

دُنیا کی سب دکانیں ہیں ہمنے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دارالشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئیں ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف مینے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے

دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن - بلا یہی ہے

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ظلّ ہما یہی ہے

سب دیں ہیں اک فسانہ شرکوں کا آشیانہ
اُس کا جو ہے یگانہ - چہرہ نما یہی ہے

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بُلا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے دیں اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دیں کی مرے پیارو زریں قبا یہی ہے

افسوس آریوں پر جو ہو گئے ہیں شپّر
وہ دیکھکر ہیں منکر ظلم و جفا یہی ہے

معلوم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں
کیا ان نیوگیوں کا ذہن رسا یہی ہے

اِک ہیں جو پاک بندے اِک ہیں دلوں کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

اِن آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بد زبانی
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سبّ و توہین سب کا ہوا ہے پیشہ
کس کو کہوں کہ اُن میں ہرزہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے
کیا جون انکی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیویں ہر سو وبا یہی ہے

لیکھو کی بد زبانی کارد ہوئی تھی اُس پر
پھر بھی نہیں سمجھتے حمق و خطا یہی ہے

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا مُنہ تخمِ فنا یہی ہے

بیٹھے ہیں ہو کے آخر نشتر ہی ہیں چلاتے
ان تیرہ باطنوں کی کیں و غنا یہی ہے

جاں بھی اگرچہ دیویں انکو بطور احساں
عادت ہے انکی کفراں رنج و عنا یہی ہے

ہندو کچھ ایسے بگڑے دل پر ہیں بغض و کیں سے
ہر بات میں ہے توہین طرزِ ادا یہی ہے

جاں بھی ہے اُنپہ قرباں گر دل سے ہوویں صافی
پس ایسے بدکسوں کا مجھکو گلا یہی ہے

احوال کیا کہوں میں اس غم سے اپنے دل کا
گویا ان غموں کا مہماں سرا یہی ہے

لیتے ہیں جن کا اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدیں جب ابتدا یہی ہے

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہیں دل میں پر جاں گزا یہی ہے

دُنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

غفلت پہ غافلوں کے روتے رہے ہیں مرسل
پر اس زماں میں لوگو نوحہ نیا یہی ہے

ہم بد نہیں ہیں کہتے ان کے مقدسوں کو
تعلیم میں ہمارے حکمِ خدا یہی ہے

ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی
تقویٰ کی جڑ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے

پر آریوں کے دیں میں گالی بھی ہے عبادت
کہتے ہیں سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے

جتنے نبی تھے آئے موسیٰ ہو یا کہ **عیسیٰ**
مکّار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے

اِک وید ہی ہے سچا باقی کتابیں ساری
جھوٹی ہیں اور جعلی اک رہنما یہی ہے

یہ ہے خیال ان کا پربت بنایا تنکا
پر کیا کہیں جب ان کا فہم و ذکا یہی ہے

کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے
اُسکے گماں میں اُس کا ارض و سما یہی ہے

ویدوں کا سب خلاصہ ہمنے نیوگ پایا
اُن پستکوں کے رو سے کارِ بھلا یہی ہے

جس استری کو لڑکا پیدا نہ ہو پتی سے†
ویدوں کے رو سے اُس پر واجب ہوا یہی ہے

جب ہے یہی اشارہ پھر اُس سے کیا ہے چارہ
جب تک نہ ہوویں گیارہ لڑکے روا یہی ہے

ایشر کے گن عجب ہیں ویدوں میں اے عزیزو
اُس میں نہیں مروّت ہم نے سُنا یہی ہے

دیکر نجات و مکتی پھر چھینتا ہے سب سے
کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے

ایشر بنا ہے مُنہ سے خالق نہیں کسی کا
روحیں ہیں سب انادی پھر کیوں خدا یہی ہے

روحیں اگر نہ ہوویں ایشر سے کچھ نہ بنتا
اُس کی حکومتوں کی ساری بِنا یہی ہے

اُن کا ہی مُنہ ہے تکتا ہر کام میں جو چاہے
گویا وہ بادشہ ہیں اُن کا گدا یہی ہے

القصہ آریوں کے ویدوں کا یہ خدا ہے
اُن کا ہے جس پہ تکیہ وہ بینوا یہی ہے

اے آریو کہو اب ایشر کے ہیں یہی گُن
جس پر ہو ناز کرتے بولو وہ کیا یہی ہے

ویدوں کو شرم کر کے تم نے بہت چھپایا
آخر کو رازِ بستہ اُس کا کھلا یہی ہے

قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے ایشر
کیا **دینِ حق** کے آگے زور آزما یہی ہے

کچھ کم نہیں بتوں سے یہ ہندوؤں کا ایشر
سچ پوچھیے تو مانندِ بُت دوسرا یہی ہے

ہم نے نہیں بنائیں یہ اپنے دل سے باتیں
ویدوں سے اے عزیزو ہمکو ملا یہی ہے

فطرت ہر اک بشر کی کرتی ہے اُس سے نفرت
پھر آریوں کے دل میں کیونکر بسا یہی ہے

یہ حکم وید کے ہیں جن کا ہے یہ نمونہ
ویدوں سے آریوں کو حاصل ہوا یہی ہے†

خورش خوش عمل ہیں کرتے اوباش سارے یکسر
ساری نیوگیوں کا اک آسرا یہی ہے

پھر کس طرح وہ مانیں تعلیم پاک فرقاں
اُن کے تو دل کا رہبر اور مقتدا یہی ہے

جب ہو گئے ہیں ملزم اُترے ہیں گالیوں پر
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگِ جفا یہی ہے

رُکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایک دم بھی
اِن کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے

کہنے کو وید والے پر دل ہیں سب کے کالے
پردہ اُٹھا کے دیکھو اُن میں بھرا یہی ہے†

---

† اس جگہ وید کے لفظ سے وہ تعلیم مراد ہے جو آریہ سماج والوں نے اپنے زعم میں ویدوں کے حوالہ سے شائع کی ہے ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم وید کی اصل حقیقت کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے اس میں کیا بڑھایا اور کیا گھٹایا جبکہ ہندوستان اور پنجاب میں وید کی پیروی کا دعوے کرنے والے صد ہا مذہب ہیں تو ہم کسی خاص فرقہ کی غلطی کو وید پر کیونکر تھوپ سکتے ہیں پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے پس بوجہ تحریف اُس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے - منہ

† حاشیہ - یاد رہے کہ وید کی تعلیم سے مراد ہماری اس جگہ وہ تعلیمیں اور وہ اصول ہیں جن کو آریہ لوگ اس جگہ ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم میں وید موجود ہے اور بقول اُن کے وید بلند آواز سے کہتا ہے کہ جسکے گھر میں کوئی اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو اُس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اجازت دے کہ وہ دوسرے سے ہم بستر ہو اور اس طرح اپنی نجات کے لئے ....

....

لڑکا حاصل کرے اور گیارہ لڑکے حاصل کرنے تک یہ تعلق قائم رہ سکتا ہے اور اگر اس کا خاوند کہیں سفر میں گیا ہو تو خود اُس کی بیوی نیوگ کی نیت سے کسی دوسرے آدمی سے آشنائی کا تعلق پیدا کر سکتی ہے تا اس طریق سے اولاد حاصل کر لے اور پھر خاوند کے واپس آنے پر یہ تحفہ اُسکے آگے پیش کرے اور اُسکو دکھا دے کہ تو مال حاصل کرنے گیا تھا مگر میں نے تیرے پیچھے یہ مال کمایا ہے - پس عقل اور انسانی غیرت تجویز نہیں کر سکتی کہ یہ بے شرمی کا طریق جائز ہو سکے اور کیونکر جائز ہو سکے اور کیونکر جائز ہو حالانکہ اس بیوی

---

† اگر ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو خدا کے پاک نبیوں کو گالیاں نہیں دیتے، وہ صلاحیت اور شرافت رکھتے ہیں وہ ہمارے اس بیان سے باہر ہیں

سب جھوٹے تھے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پردے — پھر کھولے جس نے جندے* وہ مجتبیٰ یہی ہے
اے میرے رب رحمٰن تیرے ہی ہیں یہ احساں — مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے
اے میرے یار جانی خود کر تو مہربانی — ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں — قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
جلد آ میرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے — منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
کتنے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رشتا — دل پر میرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر — جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا — معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
مشت غبار اپنا تیرے لئے اڑایا — جب سے سنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
دلبر کا درد آیا حرف خودی مٹایا — جب میں مرا جلایا جام لقا یہی ہے
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں — پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
حرف وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں — اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر — دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے — تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے — ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں — دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ — دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی — مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جاں کنی ہے — عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری — طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے — ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا — پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
اے میرے دل کی درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں — کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
اک دین کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو — سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر فنا وہ ہووے — ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا — جو پیستا ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے
خوبی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں — سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں — سرمہ سے معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
لعل یمن بھی دیکھے دُرِ عدن بھی دیکھے — سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم — بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی — وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے
بد تر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے — جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں — پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
کس دیں پہ ناز انکو جو وید** کے ہیں حامی — مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
اے آریو یہ کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے — ان شوخیوں کو چھوڑو راہ حیا یہی ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے — بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر — ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا — گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے — سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق — اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

* جندے سے مراد اس جگہ قفل ہے۔ چونکہ اس جگہ کوئی شاعری دکھلانا منظور نہیں اور نہ میں یہ نام اپنے لئے پسند کرتا ہوں اس لئے بعض جگہ میں نے پنجابی الفاظ استعمال کئے ہیں اور ہمیں صرف اردو سے کچھ غرض نہیں اصل مطلب امر حق کو دلوں میں ڈالنا ہے۔ شاعری سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ منہ

** یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہم ابھی نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے۔ آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقاید کا وید پر ہی انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے پس ہم اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول لیتے ہیں۔ منہ

مسیح موعود

یہی ہے

[یہ وہ نظم ہے جو مورخہ ۱۳ فروری کو محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پڑھی اور آپ نے بہت پسند فرمائی]

ہم ڈھونڈتے تھے جس کو وہ دلربا یہی ہے — وہ پیارا پیارا چہرہ وہ مہ لقا یہی ہے
اپنا سلام جس کو ختم الرسل نے بھیجا — نبیوں کی شان والا وہ اولیا یہی ہے
تیغ دعا کا جس کی لیکھو ہوا تھا کشتہ — وہ فتحیاب مرد جنگ آزما یہی ہے
کر دی ہے جس نے قائم کل مذہبوں پہ حجت — وہ غالب زمانہ شیر خدا یہی ہے
آتھم کو پہلے مارا اسعدی کو پھر پچھاڑا — وہ باب لُد کا فاتح کشور کشا یہی ہے
پیہم نشان دکھلا کر جھٹلایا عبد حق نے — ڈرتے تھے دل میں جس سے کل آ رہا یہی ہے
عیسیٰ کی موت ثابت ساری جہاں میں کر دی — جو مر گیا وہ لوٹے جھوٹی رجا یہی ہے
ہوں سیدھے بال جس کے اور رنگ گندمی ہو — وہ مہدی و مسیحا بیٹھا ہوا یہی ہے
طاعون و زلزلہ کی پہلے خبر سنائی — ان پیشگوئیوں نے ثابت کیا۔ یہی ہے
پھر صدق پر یہی شاہد وہ آیت تقوّل — جو افترا ہے کرتا اس کی سزا یہی ہے
بخشی ہے جس نے خدا نے اعدا پہ کامیابی — جس کے گواہ بنے ہیں ارض و سما یہی ہے
گم کردگانِ منزل آؤ تمہیں بتاؤں — وہ مرشد خلائق وہ رہنما یہی ہے
اس آئینہ میں دیکھو وہ جس نے دیکھنا ہو — محبوب لم یزل کا چہرہ نما یہی ہے
میرا دلی عقیدہ گر مجھ سے پوچھتے ہو — اوصاف میں کہونگا وہ مصطفیٰ یہی ہے
ڈنکے کی چوٹ سے میں یہ سنا رہا ہوں — وہ مرسل الٰہی ۔ ہادی مرا یہی ہے
جس میرزا کی خاطر گھر بار ہم نے چھوڑا — آؤ تمہیں دکھاؤں وہ میرزا یہی ہے
محتاج ہے دعا کی روح و جسد کی حالت — اکمل وریوں کا تیلا خادم تیرا یہی ہے
لٹتا ہے معرفت کا ہر روز اک خزانہ — اس کاسہ میں بھی ڈالو میری صدا یہی ہے
بیٹھا ہے تیرے در پر دُرِ صفا رہا اکمل — اب ہو رہے یہیں کا بس التجا یہی ہے

نکات حکیم الامۃ

درس قرآن میں حکیم الامۃ نے فرمایا بعض لوگ ایسی باتوں و قصوں کے خوض میں رہتے ہیں جو لا یعنی اور بے فائدہ ہیں مثلاً پوچھتے ہیں کہ آدم و حوا علیہما السلام کی پیدائش کس طرح ہوئی ان مسائل کے پوچھنے سے انسان کے عادات و اخلاق پر کوئی مفید اثر نہیں پڑتا اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے مسائل پوچھنے سے روکا ہے۔

فرمایا۔ ہر ایک بدی کی سزا بدی ہوتی ہے انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیے اور استغفار پڑھتا رہے تاکہ بدیاں کرانے والے شیاطین سے خدا تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے۔

فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اس میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔

فطرت کے ہیں درندے مردار ہیں نہ زندے
دین خدا کے آگے کچھ بن نہ آئی آخر
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں اُن کے ہرگز
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
اُن سے وہ چار سونا عزت ہے یہ ہی کھونا
بس اے مرے پیارے عقبےٰ کو مت بسارو
دیں ہوگیا ہے ستم رسیدہ اُن سے جو ہیں رسیدہ
میرے دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
ہر بار جانتے ہیں ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کر کے باتیں
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
شکر خدائے رحمان جس نے دیا ہے قرآن
کیا وصف اُسکے کہنا ہر حرف اُسکا گہنا

ہر دم زباں کے گندے قہر خدا یہی ہے
سب گالیوں پہ اُترے دل میں اُٹھا یہی ہے
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
اُس نے ہے کچھ دکھانا اُس سے رجا یہی ہے
اِن سے ملاپ کرنا راہ ریا یہی ہے
اُس دیں کا پاک یارو بدر الدجیٰ یہی ہے
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے
اُس یار کی نظر میں شرط وفا یہی ہے
رونے سے اب نگیم دل میں رچا یہی ہے
اب موت کی ہیں گھاتیں غم کی گھٹا یہی ہے
دے شربت تلافی حرص و دوا یہی ہے
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسے خوابیں
اُس نے خدا ملایا وہ یار اُس سے پایا
اُس نے نشان دکھائے طالب سبھی بلائے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
اسلام کے محاسن کیونکر بیاں کروں میں
ہر جا زمیں کے کیڑے دیں کے ہوئے ہیں دشمن
تھم جاتے ہیں کچھ آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سو
سب مشرکوں کے سر پر یہ دیں ہے ایک خنجر
کیوں ہوگئے ہیں اُسکے دشمن ہزار بکرہ
دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
وہ یار لامکانی - وہ دلبر نہانی
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے
آنکھ اُس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ

خالی ہیں اُن کی تابیں خوان ہدیٰ یہی ہے
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
دُنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھو پھولا پھلا یہی ہے
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
اس غم سے صادقوں کا آہ و بکا یہی ہے
یہ شرک سے چھڑا دے انکو اذیٰ یہی ہے
وہ رہنما ہے راز چون و چرا یہی ہے
اب تم دعائیں کر لو غار حرا یہی ہے
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اُس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
میں جاؤں اُسکے واری بس ناخدا یہی ہے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
دیکھا ہے ہمنے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ طیب و امیں ہے اُسکی ثنا یہی ہے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

بقیہ حاشیہ۔ اپنے خاوند سے طلاق حاصل نہیں کی۔ اور اُس کی قید نکاح سے اسکو آزادی حاصل نہیں ہوئی۔ افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ یہ وہ باتیں ہیں جو آریہ لوگ وید کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ در حقیقت یہی تعلیم وید کی ہے ممکن ہے کہ ہندوؤں کے بعض جوگی جو مجرد رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفسانی جذبات اُن کو مغلوب کر لیتے ہیں اُنھوں نے یہ باتیں خود بنا کر وید کی طرف منسوب کر دی ہوں یا تحریف کے طور پر وید میں شامل کر دی ہوں کیونکہ محقق پنڈتوں نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ وید پر وہ بھی آیا ہے کہ ان میں بڑی تحریف کی گئی ہے اور اُسکے بہت سے پاک مسائل بدلا دیئے گئے ہیں۔ ورنہ عقل قبول نہیں کرتی کہ وید نے ایسی تعلیم دی ہو اور نہ کوئی فطرت صحیحہ قبول کرتی ہے کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو بغیر اسکے کہ اس کو طلاق دیکر شرعی طور پر اس سے قطع تعلق کرے یونہی اولاد حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے اُس کو دوسرے سے ہمبستر کرا دے کیونکہ یہ تو دیوثوں کا کام ہے۔ ہاں اگر کسی عورت نے طلاق حاصل کر لی ہو اور خاوند سے کوئی اُس کا تعلق نہ رہا ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو جائز ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ اس کی پاکدامنی پر کوئی حرف۔ ورنہ ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ نیوگ کا نتیجہ اچھا نہیں ہے جس صورت میں آریہ سماج کے لوگ ایک طرف تو عورتوں کے پردہ کے مخالف ہیں کہ یہ مسلمانوں کی رسم ہے پھر دوسری طرف جبکہ ہر روز نیوگ کا پاک مسئلہ ان عورتوں کے کانوں تک پہنچتا رہتا ہے اور اِن عورتوں کے دلوں میں جما ہوا ہے کہ ہم دوسرے مردوں سے بھی ہمبستر ہو سکتی ہیں تو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے سُننے سے خاصکر جبکہ ویدوں کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں کس قدر ناپاک شہوات اور عورتوں کی جوش ماریں گی بلکہ وہ تو دس قدم اور بھی آگے بڑھینگی اور جبکہ پردہ کا پل بھی ٹوٹ گیا تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ان ناپاک شہوتوں کا سیلاب کہاں تک خانہ خرابی کریگا چنانچہ جگن ناتھ اور بنارس اور کئی جگہ میں اسکے نمونے بھی موجود ہیں۔ کاش اس قوم میں کوئی سمجھدار پیدا ہو۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ مکتی حاصل کرنے کے لئے اولاد کی ضرورت کیوں ہے۔ یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اُن آریہ سماج والوں کی نسبت ہے جنہوں نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے اپنی گندی طبیعت کا ثبوت دیدیا ہے اور ہزارہا گالیاں خدا کے پاک نبیوں کو دی ہیں جن کی اخبار اور کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں مگر شریف طبع لوگ اس جگہ ہماری مراد نہیں ہیں اور نہ وہ ایسے طریق کو پسند کرتے ہیں۔ منہ

کیا ایسے لوگ جیسے پنڈت دیانند تھا جس نے شادی نہیں کی اور نہ کوئی اولاد ہوئی مکتی سے محروم ہیں اور ایسی مکتی پر تو لعنت بھیجنا چاہئے کہ اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اور ایسا فعل اُس سے کرا کر جو عام دُنیا کی نظر میں زنا کی صورت میں ہی حاصل ہو سکتی ہے اور بجز اس ناپاک فعل کے اور کوئی ذریعہ اس کی مکتی کا نہیں۔ اور یہ بھی ہم سمجھ نہیں سکتے کہ جو ہزارہا طاقتیں اور قوتیں اور خاصیتیں روحوں اور ذرات اجسام میں ہیں وہ سب قدیم سے خود بخود ہیں پرمیشر سے وہ حاصل نہیں ہوئیں پھر ایسا پرمیشر کس کام کا ہے اور اُس کے وجود کا ثبوت کیا ہے اور کیا وجہ کہ اس کو پرمیشر کہا جائے اور کامل اطاعت کا وہ کیونکر مستحق ہے جبکہ اس کی پرورش کامل نہیں اور جن طاقتوں کو اُس نے آپ نہیں بنایا اُن کا علم اس کو کیونکر ہے اور جبکہ وہ ایک روح کے پیدا کرنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو کن معنوں سے اس کو سرب شکتیمان کہا جاتا ہے جبکہ اسکی شکتی صرف جوڑنے تک ہی محدود ہے میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ یہ ناپاک تعلیمیں وید میں ہرگز نہیں ہیں پرمیشر تو تبھی پرمیشر رہ سکتا ہے جبکہ ہر ایک فیض کا وہی مبدء ہو۔ سناتن والوں نے بھی اگرچہ غلطیاں کیں مگر تھوڑی سی اصلاح سے اُن کا مذہب قابل اعتراض نہیں رہتا مگر دیانند کا مذہب تو سراسر گندہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ دیانند نے اُن جھوٹے فلسفیوں اور منطقیوں کی پیروی کی ہے جن کو وید سے کچھ بھی تعلق نہ تھا بلکہ وید کے در پردہ پکے دشمن تھے اسی وجہ سے اسکے مذہب میں پرمیشر کی وہ تعظیم نہیں جو ہونی چاہئے اور نہ پاک دل جوگیوں کی طرح پرمیشر سے ملنے کے لئے مجاہدات کی تعلیم ہے صرف تعصب اور خدا کے پاک نبیوں کو کمینہ اور گالیاں دینا ہی یہ شخص بدنصیب اپنے چیلوں کو سکھا گیا ہے گویا کہ یوں کہو کہ ایک زہر کا پیالہ پلا گیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمارا سب اعتراض دیانند کے فرضی ویدوں پر ہے نہ خدا کی کسی کتاب پر۔ واللہ اعلم۔ منہ

سب کچھ تجھی سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پردے
پھر کھولے جس نے جندرے* وہ مجتبیٰ یہی ہے
اے میرے ربِ رحمٰں تیرے ہی ہیں یہ احساں
مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے
اے میرے یار جانی خود کر تو مہربانی
ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
جلد آ میرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
کتنے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہتا
دل پر ہیں تیرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے
مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
جب سے سنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا
جب میں مرا جلایا جامِ بقا یہی ہے
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جاں کنی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
اے میرے دل کی درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
اک دیں کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر تباہ ہووے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا
جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے
شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں
سرمہ سے معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
لعلِ یمن بھی دیکھے دُرِّ عدن بھی دیکھے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی
وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے
بد تر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
کس دیں پہ ناز ان کو جو وید* کے ہیں حامی
مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
اے آریو یہ کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے
ان شوخیوں کو چھوڑو راہِ حیا یہی ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے
بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

مسیح موعود

یہی ہے

[یہ وہ نظم ہے جو مورخہ ۱۳ فروری کو محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پڑھی اور آپ نے بہت پسند فرمائی]

ہم ڈھونڈتے تھے جس کو وہ دلربا یہی ہے
وہ پیارا پیارا چہرہ وہ مہ لقا یہی ہے
اپنا سلام جس کو ختم الرسل نے بھیجا
نبیوں کی شان والا وہ اولیا یہی ہے
تیغ دعا کا جس کی لیکھو ہوا تھا کشتہ
وہ فتحیاب مرد جنگ آزما یہی ہے
کر دی ہے جس نے قائم کل مذہبوں پہ حجت
وہ غالب زمانہ شیر خدا یہی ہے
آتھم کو پہلے مارا اسعدی کو پھر پچھاڑا
وہ بابِ لُد کا فاتح کشور کشا یہی ہے
پیہم نشان دکھلا کر جھٹلایا عبدالحق نے
ڈرتے ہیں دل میں جس سے کل آریا یہی ہے
عیسیٰ کی موت ثابت ساری ہوا میں کر دی
جو مر گیا وہ لوٹے جھوٹی رجا یہی ہے
ہوں سیدھے بال جس کے اور رنگ گندمی ہو
وہ مہدی و مسیحا بیٹھا ہوا یہی ہے
طاعون و زلزلہ کی پہلے خبر سنائی
ان پیشگوئیوں نے ثابت کیا یہی ہے
پھر صدق پر ہے شاہد وہ آیت تقوّل
جو افترا ہے کرتا اس کی سزا یہی ہے
بخشی ہے جس نے خدا نے اعداء پہ کامیابی
جس کے گواہ سب ہیں ارض و سما یہی ہے
گم کردگانِ منزل آؤ تمہیں بتاؤں
وہ مرشد خلائق وہ رہنما یہی ہے
اس آئینہ میں دیکھو جس نے دیکھنا ہو
محبوب لم یزل کا چہرہ نما یہی ہے
میرا دلی عقیدہ گر مجھ سے پوچھتے ہو
اوصاف میں کہوں گا وہ مصطفٰی یہی ہے
ڈنکے کی چوٹ سب کو میں یہ سنا رہا ہوں
وہ مرسل الٰہی ہادی مرا یہی ہے
جس میرزا کی خاطر گھر بار ہم نے چھوڑا
آؤ تمہیں دکھاؤں وہ میرزا یہی ہے
محتاج ہے دعا کی روح و جسد کی حالت
کمزوریوں کا پتلا خادم ترا یہی ہے
لٹتا ہے معرفت کا ہر روز اک خزانہ
اس کاسہ میں بھی ڈالو میری صدا یہی ہے
بیٹھا ہے تیرے در پر [illegible] اکمل
اب ہو رہے ہمیں کا بس التجا یہی ہے

نکات حکیم الامۃ

درس قرآن میں حکیم الامۃ نے فرمایا بعض لوگ ایسی باتوں و قصوں کے خوض میں رہتے ہیں جو لایعنی اور بے فائدہ ہیں مثلاً پوچھتے ہیں کہ آدم و حوا علیہما السلام کی پیدائش کس طرح ہوئی ان مسائل کے پوچھنے سے انسان کے عادات و اخلاق پر کوئی مفید اثر نہیں پڑتا اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے مسائل پوچھنے سے روکا ہے۔

فرمایا ہر ایک بدی کی سزا بدی ہوتی ہے انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے اور استغفار پڑھتا رہے تاکہ بدیاں کرانے والے شیاطین سے خدا تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے۔

فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اس میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔

---

* جندرے سے مراد اس جگہ قفل ہے۔ چونکہ اس جگہ کوئی شاعری دکھلانا منظور نہیں اور نہ میں یہ نام اپنے لئے پسند کرتا ہوں اس لئے بعض جگہ میں نے پنجابی الفاظ استعمال کئے ہیں اور ہمیں صرف اردو سے کچھ غرض نہیں اصل مطلب امر حق کو دلوں میں ڈالنا ہے۔ شاعری سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ منہ

* یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہم نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے۔ آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقاید کا وید پر ہی انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے پس ہم اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول لیتے ہیں۔ منہ

مرحوم نواب بہاول پور

کل من علیہا فان

موت انسان کے لئے بہترین واعظ ہے مگر ہم ہیں کہ موت کی گرم بازاری دیکھکر بھی اپنے خیالات میں مست اور دنیا کی دلبستگیوں میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اور کرم ہو تو حیوٰۃ الدنیا کو اپنے لئے مفید اور مبارک بنا سکتے ہیں۔

ہز ہائینس نواب بہاولپور کی جوانا مرگی سخت سے سخت دلوں پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور میں نواب صاحب کی وفات کو اس لحاظ سے کہ وہ پنجاب کی ایک ممتاز اسلامی ریاست کے مالک اور عباسی خاندان کی یادگار تھے مسلمانوں کے لئے نہایت صدمہ رساں یقین کرتا ہوں۔ لیکن نواب صاحب نے جس راہ میں داعی اجل کو لبیک کہا وہ اُن کی سعادت اور نیکی اور خاتمہ بالخیر کی دلیل ہے۔ اس جوانی کے عالم میں حج بیت اللہ کے لئے نکلنا ایک والی ریاست کے لئے خدا تعالیٰ کے خاص فضل کا نشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نواب صاحب مرحوم اپنی بعض کمزوریوں کے لئے بیت اللہ میں جاکر دعا مانگنے کا عزم کر چکے تھے۔ اور انھوں نے وہاں اور مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت اخلاص سے دعائیں کیں اور خدا تعالیٰ نے ان دعاؤں کو ایسا شرف قبولیت بخشا کہ ہمیشہ کے لئے انھیں نجات دیدی۔ نواب صاحب کا یہ حسن خاتمہ والیان ریاست اور نوجوانوں کے لئے قابل غور ہے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور آپ کی وفات کا ذکر ہوا تو حضور نے مرحوم نوجوان نواب خلد آشیان کے متعلق بہت ہی اعلیٰ درجہ کی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے اس حسن خاتمہ اور اس عزم بیت اللہ پر اظہار مسرت فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے پیر جناب خواجہ غلام فرید صاحب قدس اللہ سرہ ہمارے مصدق تھے اور بہت ہی نیک بزرگ تھے۔ بہرحال وہ حصہ داری کے سلسلہ میں مرحوم ہوگا۔ نواب صاحب مرحوم کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کے مقام پر اٹھائے اور انکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے معصوم نونہال کی سعادت اور نیکی میں عمر دراز کرے اور اس کو تقویٰ کے ان مقامات اور سرایت کی توفیق دے جن کو اس کا مرحوم باپ نہیں پا سکا۔ ایسا ہی نواب صاحب کے پس ماندگان کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین!

علی گڈھ کالج میں سٹرائک

سٹرائک کے جراثیم علی گڈھ کالج میں بھی پہنچ گئے اور وہاں بھی یہ وبا پھوٹ نکلی۔ میں نے اس خبر کو نہایت افسوس سے پڑھا ہے اور علی گڈھ کالج کے نوجوانوں پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا وہ نوجوان جنھوں نے علی گڈھ کالج کی آغوش میں تربیت پائی ہے اس احسان کا بدلہ یہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ کالج کو بدنام کریں۔ یہ اخلاقی جرأت نہیں اور یہ سیلف ریسپکٹ نہیں کہ اپنے افسروں کے خلاف جنگ (خواہ وہ قلمی یا لسانی ہی ہو) کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

کالج کے طالب علموں میں انقیاد اور اطاعت کا مادہ ترقی کرنا چاہئے۔ نہ خود پسندی اور زود رنجی کا۔ اس سے غداری اور نافرمانی پیدا ہوتی ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ ہی کی بدولت انکے کالج کی عزت اور وقعت ہے۔ انھوں نے خود کالج کو اس رتبہ تک نہیں پہنچا لیا۔ سٹرائک کرنے والے نوجوانوں نے اپنے کالج اور کالج کے سرپرستوں کو بہت بڑا اخلاقی صدمہ پہنچایا ہے۔ اور ایسی حالت میں کہ امیر کابل نے ابھی ابھی اُن کے کالج کو دیکھا ہے۔ انگریز پروفیسر کے خلاف اس قسم کی حماقت مسلمانوں کے پولیٹیکل حقوق اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہنچانے والی ہے۔ روشن خیال مسلمانوں کو ایسے شوریدہ سر نوجوانوں کو اُن کے نفع و نقصان سے آگاہ کرنا چاہئے۔ میری رائے میں یہ سارا نقص مذہبی تعلیم کی کمی اور عملی کمزوریوں کا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہاں مذہبی تعلیم کی پابندی کی جاتی ہے وہ اس سٹرائک کے بعد شرمندہ ہونگے کیا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔

اگر علی گڈھ کالج ایسے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ فوراً ایسے کالج کو بند کر دے جو ملک اور قوم کے لئے کچھ بھی مفید نہیں ہوگا۔ یہ نظیر علی گڈھ کالج میں بہت ہی بُری نظیر ہے۔ میں احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ جس اسلوب پر اپنے نوجوان طیار کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انشاء اللہ مفید اور بابرکت ہونگے اور گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سود مند اور معتمد علیہ وجود ثابت ہونگے۔ لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائک کی نظیر موجود ہے جونہی اس ہڑتال کی خبر یہاں پہنچی۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام طالب علموں کو حکم دیا کہ تم کالج میں داخل ہو جاؤ۔ سب سے پہلے انھوں نے کالج میں داخل ہونا اپنا فرض سمجھا اسکے بعد دوسرے طالب علم بھی داخل ہو گئے۔

اس وقت بھی علی گڈھ کالج کے احمدی نوجوانوں سے یہی امید کرتا ہوں کہ وہ اس سٹرائک میں شریک نہ ہونگے۔ بلکہ میں یقیناً کہ سکتا ہوں کہ وہ شریک نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وہی مذہبی اور عملی تربیت۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ ان کا امام اور پیشوا جس کے ہاتھ پر انھوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اسی امر میں خوش ہے کہ ایسی فتنہ پردازی کی راہوں سے اجتناب کرتے رہیں کیونکہ یہ نفی کا طریق ہے جو خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز پسند نہیں۔ ہم انگریزی قوم کے احسان کو ہم احمدی فراموش نہیں کر سکتے۔ اس لئے انکے خلاف کسی آواز میں ہماری شمولیت مذہبی طور پر ناجائز اور گناہ ہے۔ (یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان)

تانتیا بھیل قادیان میں
یا
چوری اور سینہ زوری

یکم مارچ کو روز روشن میں قادیان کے باہر راستہ رجادہ پر چوری سینہ زوری کی ایک ایسی واردات ہوئی ہے جس نے دیکھنے والوں کو ہی حیران نہیں کر دیا بلکہ سننے والوں کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور لوگ اپنے جان و مال اور آبرو کو غیر محفوظ خیال کر رہے ہیں۔

اس واقعہ کے حالات کو معلوم کر کے بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ قادیان میں یہ تانتیا بھیل کہاں سے آگئے؟ ملزمان رجادہ کے

گورداسپور اور قادیان کے کمینہ ہیں جن کی سازش سے پہلے بھی بعض واقعات اس قسم کے پیش آ چکے تھے۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلکہ پر بھی جبکہ آپ ۱۹۰۴ء میں گورداسپور ایک مقدمہ میں جا رہے تھے حملے پڑ رہے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر طرح محفوظ رکھا اور کافی جمعیت نے جو آپ کے ساتھ تھی اس بے باک گروہ کو نامراد رکھا۔ متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں ان لوگوں کی بدمعاشیوں اور مشکوک چال چلن کی ہمیشہ شکایات ہوتی رہی ہیں اور ذمہ دار پولیس آفیسرز ہمیشہ اس گروہ کی گرفتاری میں ساعی رہے مگر اس گروہ نے اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر وسیع پیمانہ پر اپنے کام کو شروع کرنے کا ارادہ کیا۔ جس کی نظیر یہ سرقہ بالجبر ہے جو روز روشن میں کیا گیا۔ مقدمہ کی تفتیش تھانہ بٹالہ کے مستعد شریف الطبع اور دیانت دار سب انسپکٹر بابو الطاف الرحمان صاحب کر رہے ہیں بعد میں بابو محمد اشرف خان صاحب انسپکٹر پولیس بھی آ کر کے شامل ہوئے ہیں بابو محمد اشرف خان صاحب کی قابلیت اور اعلیٰ اخلاق اور شریفانہ برتاؤ نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں ضلع گورداسپور کو ایسے پولیس آفیسرز کی موجودگی پر مبارکباد دوں۔ میں اس مقدمہ میں مستغیث کو خوش قسمت سمجھتا ہوں جس کے مقدمہ کی تفتیش تھانہ بٹالہ کے گرامی قدر سب انسپکٹر بابو الطاف الرحمان کے سپرد ہوئی تھانہ بٹالہ اپنے ہمعصروں کی دیانتداری اور راستبازی کے ساتھ مستعدی اور جانفشانی سے کام کرنے کے لئے آجکل ضرب المثل ہو رہا ہے۔ جہاں تکلف اور رشوت کو دخل نہیں جو پولیس کا معمولی کرتب ہے۔ بابو صاحب نے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس رنگ میں تفتیش کا سلسلہ شروع ہے وہ اپنے نیک دل افسر اور محنتی ماتحتوں کے ساتھ پورے کامیاب ہونگے۔ یہ کام عدالت مجوزہ کا ہوگا کہ وہ لوگوں کے جان و مال اور آبرو کے سنگین خطرہ کو محسوس کر کے ان کے پیدا ہونے والے تاانتہا جیل کے پرزوں کو عبرت بخش سزائیں دے۔ مستغیث نے مال مسروقہ پر ۱۵ فی صدی انعام کا اعلان کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ تجویز بڑی سرعت سے مفید ثابت ہوگی۔ ایڈیٹر ۴ مارچ ۱۹۰۷ء

ضلع گورداسپور کا ایک ہندو عہدہ دار

میں فی نفسہ ہندو و مسلمانوں کے سوال کو غیر ضروری سوال سمجھتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ الحکم میں پارٹی فیلنگ کی بنا پر کبھی کوئی بحث جاری نہیں رکھی گئی۔ لیکن بدقسمتی سے ضلع گورداسپور کے ایک معزز اور ذمہ وار عہدہ دار کے بعض حالات مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ انھیں روشنی میں لایا جاوے اور دکھایا جاوے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو کسی حد تک اور کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اور غریب مسلمانوں پر ان کی کیا کیا مہربانیاں ہوتی ہیں جو حالات مجھے پہنچے ہیں وہ خطرناک ہیں۔ اور ان کے اظہار میں مزید خاموشی اختیار کرنا شاید نامناسب ہوگا لیکن اس سے پہلے کہ میں سلسلہ وار انھیں چھاپنا شروع کروں میں اپنی تحقیقات کو اس کے متعلق مکمل کرنا چاہتا ہوں اور اسی لحاظ سے عہدہ دار مذکور کو اس **انصاف** کا واسطہ دیتا ہوں جس کے لئے وہ مامور ہیں کہ وہ اپنے معزز عہدہ کی ذمہ داریوں کو فراموش نہ کریں اور ان واقعات کو جو پنجاب میں اس سے پہلے پیش آ چکے ہیں نصب العین رکھیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ ستم رسیدہ گروہ کی آہیں اور درد دل کوئی نیا شگوفہ کھلائے۔

درخواست دعاء

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء امتحان انٹرنس کے لئے چلے گئے ہیں۔ ناظرین ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

جنازہ غائب } منشی جان محمد کنسٹبل محرر تھانہ تلہ گنگ کی والدہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

ریویو

امرت کی دھار } ڈاکٹر ٹھاکر دت صاحب شرما لاہوری (جن کا اشتہار الحکم کے بہرہ اشتہارات میں چھپا کرتا ہے) نے امرت کی دھار کے نام سے ایک عجیب دوائی طیار کی ہے جو بیسیوں امراض کے لئے مفید بتائی جاتی ہے گویا فوری امراض کا فوری علاج ہے۔ میرے بچے کا ہاتھ جل گیا میں نے اس کا تجربہ کیا از بس مفید پایا۔ میری رائے میں اس دوائی کی ایک شیشی ضرور ہر ایک گھر میں ہر وقت موجود رہنی چاہئے قیمت عہ فی شیشی۔

بال اڑانے کا پوڈر } ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ ایک عجیب سفوف ہے جس سے بلا تکلیف آسانی کے ساتھ بال صاف ہو جاتے ہیں میرے تجربہ میں عرصہ سے یہ پوڈر چلا آتا ہے اور میں نے اس کو مفید پایا ہے قیمت فی ڈبیہ ۸/

برہان الصحیح } لاہور کے مشہور پنجابی شاعر کے نام سے کون واقف نہیں ان کو پنجابی زبان میں شعر کہنے کا خاص ملکہ اور مذاق ہے اور ان کے بیت پنجاب بھر میں شہرت یافتہ ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آخیر میں انھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرمایا ہے اور انھوں نے اس پیرانہ سالی میں بھی ضروری سمجھا ہے کہ اس خداداد ملکہ سے خدمت دین کریں چنانچہ پہلے بھی انھوں نے بعض منظوم رسالے بتائید سلسلہ حقہ میں شائع کئے ہیں حال ہی میں **برہان الصحیح** نام ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کی قیمت ۲/ ہے اس میں ان مسائل پر پنجابی نظم میں لطیف بحث کی ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم مسائل ہیں۔ یہ کتاب بہت ہی مفید ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے ماسٹر ولی اللہ کوچہ چابک سواراں لاہور یا دفتر بدر قادیان یا سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکے گی۔

ضرورت دعاء

(۱) منشی عبد العزیز صاحب احمدی ماسٹر مڈل منہر اسے لکھتے ہیں کہ میرا بڑا لڑکا عطاء اللہ نام ۱۸ مارچ کو امتحان الف اے کا دینے کے لئے جانے والا ہے۔ ناظرین الحکم اگر اس کے لئے دعا کرینگے کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے تو احسان ہوگا۔

(۲) محمد عثمان صاحب احمدی سے پور سے لکھتا ہے کہ میں امسال امتحان انٹرنس میں شامل ہونے والا ہوں۔ ناظرین کامیابی امتحان کی دعا کریں۔

لاہور کی انجمن اسلامیہ کی شرمناک کرتوت

لاہور کی انجمن اسلامیہ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے تمام فرقوں کی وکیل سمجھتی ہے اُس نے احمدیوں کے خلاف گمٹی والی مسجد کے متعلق مقدمہ بازی میں نمایاں حصہ لیا۔ حالانکہ یہ امر اس کے مقاصد کے خلاف تھا۔ بہرحال ایک طرف تو اسکے نزدیک **احمدیوں** کا ایک مسجد میں نماز پڑھنا **ناقابل عفو** گناہ تھا اور اگر وہ ان کو مسجد سے نکال نہ لیتی تو خدا جانے اسپر شرعی طور پر کیا کفارہ لازم آتا۔ کیونکہ اس سے بڑھکر اور کیا گناہ انجمن اسلامیہ کے ممبروں کے نزدیک ہو سکتا ہے کہ گمٹی والی مسجد میں کوئی احمدی نماز پڑھ لے۔

العجب! العجب!! ایک وہ وقت تھا کہ نصاریٰ نجران مسجد نبوی میں اپنا گرجا کرلیں اور اُنپر اعتراض نہ ہو اور دوسری طرف حضرت رسالت پناہی علیہ التحیۃ والتسلیم کے فرمانبردار مسلمانوں کے قائمقام اور مسلمانوں کے اتحاد کے شیدائی وہ ایک قوم کو نماز سے روکنا اور مسجد سے نکالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

خیر مجھے اس کا بھی افسوس نہیں تھا اس لئے کہ اسی انجمن اسلامیہ میں غالباً وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے پچھلے سالوں میں اسلام کی ترمیم اور قرآن کریم کی ترمیم کے مشورے دیئے تھے۔ اور جو نمازوں کو عیسائیوں کے گرجا کے قالب میں ڈھالنا چاہتے تھے اور روزوں میں پھل وغیرہ کھا لینا ضروری سمجھتے تھے۔ ایسے لوگوں کی موجودگی میں احمدی فی الحقیقت اس قابل تھے کہ وہ گمٹی والی مسجد سے نکالے جاتے اس لئے کہ وہ معزز لوگوں کی تجاویز کی عملی مخالفت کرتے تھے۔ اب انجمن اسلامیہ نے جو ایک نیا **شرعی** کام اور خدمت اسلام کی ہے وہ اس قابل ہے کہ کل پنجاب کے مسلمان بلکہ اس کے لئے نفرت کا ووٹ پاس کریں۔ اس کی تصریح کے لئے میں روزانہ پیسہ اخبار کا ایک نوٹ درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

گارڈن پارٹی میں شراب لازمی نہیں ۔ انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے آنریبل مسٹر گوکھلے کے آنر میں گذشتہ پیر کی شام کو پنجاب ایسوسی ایشن کلب میں ایک گارڈن پارٹی دی تھی۔ اور اس پارٹی کے لئے ریفرشمنٹ کا سامان بالکل ٹمپرنس کے اصول پر کیا گیا تھا۔ یعنے ریفرشمنٹ کی میز پر بالکل شراب کا نام و نشان نہ تھا تعجب ہے کہ انڈین ایسوسی ایشن تو ایک ایسے عزیز مہمان کی آؤ بھگت کے موقع پر اس کی پارٹی کے ریفرشمنٹ کے سامان کو مسکرات سے محفوظ رکھنے کا التزام کرلے۔ اور اُس کے یورپین مہمان ناخوش نہ ہوں۔ مگر **انجمن اسلامیہ لاہور نے جو گارڈن پارٹی مسٹر جسٹس شاہ دین صاحب کے آنر میں حال ہی میں دی تھی اسکے ریفرشمنٹ میں مہمانوں کو شراب بہم پہنچائی جائے۔ ایک اسلامی انجمن کے لئے یہ نہایت نازیبا بات ہے۔** اس لئے مناسب ہے کہ جس قدر رقم اس پارٹی کے اخراجات کی آپس کے چندہ سے ابھی تک ادا نہیں ہوئی وہ بھی ممبروں کی چندہ سے ہی ادا کیجائے اور انجمن کے فنڈ سے اس کام پر ایک پیسہ نہ خرچ کیا جائے۔ ورنہ پبلک کو انجمن اسلامیہ سے سخت شکایت ہوگی۔ خود ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ جام صحت پانی سے بھی تجویز ہو سکتا ہے۔ اسی طرح گارڈن پارٹی بھی شراب کے بغیر ہو سکتی ہے۔

اس نوٹ میں جن سطور کو جلی قلم سے لکھا گیا ہے وہ انجمن اسلامیہ لاہور کی اسلامی گستاخی اور **قرآن کریم** کی صریح مخالفت کو ظاہر کر رہی ہیں مسلمانوں کی قائمقام انجمن کہلا کر اس میں مہمانوں کے لئے شراب بہم پہنچانا اس سے بڑھکر اسلامی شعار کی **ہتک اور بے ادبی** کیا ہوگی؟ اور خدا تعالےٰ کے حرام کو حلال قرار دینے کی عملی نظیر کیا ہو سکے گی؟ جو لوگ پہلے ہی بیباک اور بہانہ ڈھونڈھتے ہیں ان کے لئے انجمن اسلامیہ کی یہ کارروائی سخت مضر اور مہلک ثابت ہونے والی ہے۔

میں **پیسہ اخبار** کی اس اخلاقی جرأت کا اس مقام پر اعتراف کرتا ہوں کہ اس نے انجمن اسلامیہ کی بیہودہ کارروائی پر نوٹس لیا۔ یہ سچ ہے کہ پیسہ اخبار ہمارے سلسلہ کا مخالف اخبار ہے اور وہ مخالفت کرتے ہوئے بہت بیجا اور خطرناک غلطیاں کرتا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جہاں وہ درستی کا اظہار کرے اس کی تائید نہ کی جاوے یہ تنگ خیالی اور بخل ہے اور میں خدا تعالےٰ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔

بہرحال وہ علماء جو حق اور رفع کے جھگڑوں پر کفر کے فتوے دینے کو آمادہ ہوتے ہیں وہ **انجمن اسلامیہ لاہور** کی اس شرمناک کارروائی پر اپنی ناراضگی کا اظہار کریں اور تمام مسلمان اخبار نویس اسپر نوٹس لیں مگر میں کہہ دیتا ہوں کہ صرف اس خیال سے کہ انجمن میں فلاں وکیل ہے یا بیرسٹر ہے یا جج ہے نہ علماء صحیح رائے دینے کی ہمت کرینگے اور نہ مسلمان اخبار نویس۔

افسوس مسلمانوں کا روپیہ انجمن اس طرح پر شراب کے کنٹروں کی خرید میں تلف کرتی ہے۔ آنریبل میاں شاہ دین صاحب کے آنر میں کسی پارٹی کی حاجت نہ تھی اگر انجمن اسلامی شعار کی قدر کرتی۔ آنریبل میاں شاہ دین صاحب جج ہیں تو ہوں لیکن جو شخص مسلمان کہلا کر خدا کی مجید کتاب اور اسلام کے ارکان میں ترمیم کی صلاح دیتا ہے وہ مذہبی نظر سے اس قابل نہیں ہو سکتا کہ اس کی عزت کی جاوے یہی وجوہ اور اسباب ہیں جن سے اسلام کا عملی پہلو کمزور ہوتا جاتا ہے۔ **انجمن اسلامیہ** کا یہ خیال بہت خطرناک اور مسلمانوں کو سخت روحانی صدمہ پہنچانے والا ہے۔ اور انجمن اسلامیہ اگر اسلام کی کچھ بھی وقعت اپنے دل میں رکھتی ہے اور اخلاقی جرأت سے اسے حصہ ملا ہے اور وہ نری دنیاداری کو ہی مدنظر نہیں رکھتی تو صاف طور پر اپنی اس غلطی کا اعتراف کر کے شائع کرے اور اس گناہ کا کفارہ دے۔ ورنہ مسلمانوں کو اسکے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔

مراد ما نصیحت بود کردیم

پیسہ اخبار بھی توجہ کرے

انجمن اسلامیہ کے متعلق مندرجہ بالا نوٹ لکھ چکنے کے بعد اسی تاریخ کے پیسہ اخبار کے صفحہ ۸ کے آخری اشتہار پر میری نظر پڑی جو **شراب** کا اشتہار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے اس نوٹ کے بعد پیسہ اخبار اس اشتہار کو کم از کم ضرور نکال دیگا جبکہ وہ انجمن اسلامیہ کے ایک فعل پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

جنازہ غائب

مولوی علی محمد صاحب احمدی زیرہ ضلع فیروزپور وفات پاگئے ہیں۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محب مکرم سید محبوب علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ پوربؔ کسرا مونگیر
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا خط معہ دو اشتہاروں کے پہنچا مندرجہ
سے آگاہی حاصل ہوئی (۱) واضح ہو کہ ہم کو متعدد جگہ پر تجربہ ہوا ہے کہ مخالفین
امن قائم رکھنے کے لئے سب طرح اقرار کر لیتے ہیں مگر بحکم کلام نبوۃ یعنی لتتبعن سنن
من کان قبلکم کے اُس عہد و پیمان کا نقض کر دیتے ہیں۔ اوکلما عاھدوا عھداً
نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون ۔ اور ابھی تک چونکہ کثرت مخالفین
کی طرف ہے پولیس ایسے بھی واسطے قائم رکھنے امن کچھ انتظام نہیں ہو سکتا پس اندریں
صورت بحکم۔ من جرب المجرب فقد حلت بہ الندامۃ کے جماعت
احمدیہ سے بجز صبر کے اور کچھ نہیں ہو سکتا آپ صاحبوں کو ابھی تجربہ نہیں ہوا
آپ غور فرماویں اُن کے اشتہار میں اول ہی سے یہ عنوان قائم کیا گیا ہے ؎
زباں پر آئیگی جو دل میں ہوگی۔ ایسے آپ کیا نہیں جانتے کہ اُن کے دلوں میں کیا کیا غبار
بھرا ہوا ہے لہذا میرا قلب اس وقت شہادت نہیں دیتا کہ وہاں پر حاضر ہو سکوں
ہاں مناظرہ تحریری ہو سکتا ہے تمام علمائے مخالفین بنگال کو اجازت ہے کہ اپنے
دعاوی کے دلائل کو تحریر کر کے لکھ بھیجیں انشاء اللہ تعالےٰ جواب اُسکا روانہ کر
دیا جاویگا اور اگر وہ یہ بھی نہیں کر سکتے تو ہمارے کسی رسالہ کا جواب تحریر کریں۔
مثلاً ایک مختصر سا رسالہ ازالۃ الوسواس ہے اُس کا جواب لکھیں زیادہ ہوس ہو
شمس بازغہ کا جواب تحریر کریں (۲) ہماری طرف سے صدہا کتابیں اور ہزاروں
اشتہار تمام دُنیا میں شائع ہو چکے ہیں ، پھر کیا وجہ کہ نہ اُن کی تصدیق کی اور نہ
اُن کی تکذیب ابتک مع الدلائل کی ہے۔ اب تو ہمارے مسائل قد تبین الرشد
من الغی کے مصداق ہو گئے ہیں نصوص قرآنی اور احادیث صحیحہ پیش کیگئیں
دلائل عقلیہ مویدہ دلائل نقلیہ بھی عرض کی گئیں مناظرات بھی واقع ہو چکے مباہلات
میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی کہ اہل انصاف کے نزدیک امر حق کالشمس
فی نصف النہار واضح ہو گیا نشان ہائے آسمانی بکثرت واقع ہو چکے مگر یہ کل
کے کل حد تسلیم میں نہیں داخل ہوئے فصبر جمیل۔

مشتہرون کے مضمون اشتہار سے بحکم ولتعرفنھم فی لحن القول
کے کل حال معلوم ہو گیا ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد ۔ عیب و ہنرش نہفتہ
باشد ۔ مثلاً ہماری نسبت یہ افترا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو شعبدہ باز
کہتے ہیں بھلا جو مشتہر ہم پر یہ تہمت کرتا ہے اُس سے کیا امید انصاف کی ہو سکتی
ہے۔ ازالہ میں جو اس مسئلہ کی تحقیق لکھی ہے اُس کو مطالعہ کر کر کوئی اہل انصاف
ہماری نسبت یہ افترا کر سکتا ہے ہرگز نہیں متعدد جگہ پر حضرت اقدس نے حضرت
عیسیٰ کے ایسے افعال کو معجزہ ہی لکھا ہے ہاں البتہ معجزہ کی دو قسمیں کی
ہیں اور اس کو معجزہ عقلی قرار دیا ہے اور اُس کو دلائل سے ثابت کیا ہے
اور حقیقی احیا کی دلیل سے البتہ نفی کی ہے مثلاً یہ دلیل کہ صفات خاصہ الوہیت
میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اور اگر شریک ہو تو پھر خدائے حقیقی کی خدائی کہاں
باقی رہی اور دوسرے مشرکوں میں اور اہل اسلام میں کیا فرق باقی رہتا ہاں
یہ بھی ضرور لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں چونکہ شعبدہ باز کثرت سے تھے
اس لئے یہ اعجاز عقلی حضرت عیسیٰ کو عنایت فرمایا گیا تھا اور چونکہ معجزات حسب
مصلحت وقت اللہ تعالےٰ ماموریں کو عطا فرمایا کرتا ہے اُس وقت یہی مصلحت
ہوئی پس اس لئے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں جو ہزارہا صنائع بدائع مثل فونوگراف
کے جاری ہو گئی ہیں معجزات مسیحی کو بمقابلہ مثلاً فونوگراف جیسی صنعت کے کون
تسلیم کریگا اس بیان میں کیا محذور شرعی لازم آتا ہے اور پھر جو دلایل ازالہ میں
مندرج ہیں جیسا کہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون وغیرہ وغیرہ مشتہر نے
ابھی تک اُن دلائل قرآنی کا نقض بھی نہیں کیا بھلا جو شخص ہمارے دلایل

ولن تخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا لہ وغیرہ کا نقض نہ کرے اور اولٹا الزام ہم پر لگاوے
تو ایسے شخص سے ہم کو کیا امید ہدایت کی ہو سکتی ہے جو مناظرہ کیا جاوے اور
جو صاحبان ایسے فہیم ہیں کہ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کس وصف
میں مثیل مسیح ہیں اول وہ ہم کو بتلاویں کہ قرآن مجید جو دعویٰ کرتا ہے کہ آں
حضرت صلعم مثیل موسیٰ ہیں جیسا کہ فرمایا انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً
علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً اول وہ اس دعوے قرآنی کو
ثابت کریں پھر ہم سے سوال کریں کہ مرزا صاحب کس وصف میں مثیل مسیح ہیں
پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی بعد قائم ہونے اصل مماثلت کے آیت استخلاف
کما استخلف الذین من قبلھم وغیرہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اس مماثلت
کو بھی ثابت کر دینگے آپ غور فرماویں کہ بڑے بڑے مخالفین نے جیسے مولوی
محمد حسین بٹالوی ہیں تو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں سابق میں لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ
کی حیات کا ثبوت یقینی قرآن مجید سے نہیں ہو سکتا اور اکثر علما مخالف نے مجھ سے
بھی کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ کی حیات میں بحث نہیں کرتے اور عبد الوہاب کہتا
ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات پر ہم ایک ہی آیت مانگتے ہیں یہ اُس کی بالکل
جہالت ہے ایسے شخص سے ہم مناظرہ کرنا نہیں چاہتے اور وہ قابل خطاب
نہیں کیا فلما توفیتنی اُن کی وفات پر قطعی دلیل نہیں ہے مختصر طور پر ہم اس
خط میں کچھ اس کا بیان کرتے ہیں آپ اُس کا جواب اُس سے لیجئے وہ دجال سے
خالی نہیں اگر توفی کے معنے آسمان پر اُٹھا لینے کے ہیں جیسا کہ مخالفوں کا عقیدہ
ہے اگرچہ یہ معنی آدم سے لیکر اس وقت تک کسی دوسرے بشر کے لئے نہیں
سنے گئے مگر ہم مولوی عبد الوہاب کی خاطر سے تھوڑی دیر کے لئے یہی معنے تسلیم
کرتے ہیں اب یہ تو مسلم ہے کہ سوال و جواب مندرجہ آیات مذکورہ قیامت کو ہوگا
اس لئے حضرت عیسیٰ کی وفات قیامت تک نہ ہوئی ہوگی اور یہ سوال و
جواب قیامت کو واقع ہو جاویگا کیونکہ معنے توفی کے بزعم شان آسمان پر اُٹھا
لینے کے ہیں نہ وفات دینے کی اندریں صورت مخالف کا عقیدہ نزول من السماء
بالکل غت ربود ہو گیا اور عیسائیوں کا عقیدہ بھی صحیح ہو گیا۔ کہ وہ قیامت
تک زندہ رہیں گے پس مخالفین کا اس صورت میں وہ حال ہوا ؎ آنہم رفت و
آنہم رفت ۔ در پئے جانان جاں ہم رفت ۔ فاین المفر اور اگر معنے توفی کے
وہی صحیح ہیں جو اہل حق لیتے ہیں اور تمام آیات قرآن مجید اور احادیث
اور کتب لغات اُس کی شاہد ہیں کہ توفاہ اللہ ای قبض اللہ روحہ
تو یہ جواب حضرت عیسیٰ کا بالکل جھوٹ اور غلط ہوا جاتا ہے کیونکہ بموجب
عقیدہ مخالفین کے حضرت عیسیٰ نے تو تمام اہل کتاب کو وقت نزول مشرک
پایا اور آپ لیحالہ کا قائل بھی پایا اور توحید اسلام کو یہاں تک جاری کیا
ہوگا کہ کوئی اہل کتاب باقی نہ رہا ہوگا جو ایمان نہ لایا ہو جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ
ہے کہ وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الایہ تو
یہ جواب حضرت عیسیٰ کا کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم
محض جھوٹ اور غلط ہو گیا۔ اور جبکہ اُن کو بعد نزول من السماء کے
معلوم ہو گیا تھا۔ کہ اُن کی قوم نصاریٰ نے الحاد کیا ہے تو یہ جواب
جھوٹ بھی ہوا اور پھر اخفاء شہادت کا جرم بھی حضرت عیسیٰ کی طرف
علاوہ عاید ہوا۔ اندریں صورت مخالفین نے بروز قیامت حضرت عیسیٰ
کی نجات ہی پر پانی پھیر دیا کیونکہ اسی جگہ پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ھذا
یوم ینفع الصادقین صدقھم ۔ ونعم ماقیل ؎ دشمن دانا بہ از
نادان دوست۔ اور اگر کہا جاوے کہ یہ جواب حضرت عیسیٰ کا متعلق
اُس زمانہ کے ہے جبکہ بعد نزول من السماء کے حضرت عیسیٰ کی وفات
ہو جاوے گی۔ اور اُن کی اس وفات کے بعد نصاریٰ مشرک ہو جاویں گے
تو اسپر ایک اعتراف بدیہ لازم آتا ہے کہ ابھی تک نصاریٰ حق پر ہیں کیونکہ انکی وفات

ابھی تک تو ہوئی ہی نہیں اور اس صورت میں سوال اللہ تعالیٰ کا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ بھی اسی زمانہ مابعد الموت سے متعلق ہوگا پس فرمائیے کہ یہ تمام مناظرات قرآنی جو آنحضرت صلعم کے وقت میں نصاریٰ سے ہوئے وہ سب باطل ہوئے جاتے ہیں ونعوذ باللہ منہ اور اگر مانا جاوے کہ بالضرور نصاریٰ بعد رفع الی السماء کے بھی مشرک ہوگئے ہیں۔ تو پھر اُس کی بازپرس نہ ہونے کے کیا معنے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ہ فاین المفر اور پھر دوسرا فساد یہ لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب آسمان پر سے اُتر کر زمین پر آوینگے اور سورۃ مائدہ کی اِن آخری آیات کو پڑھینگے تو قرآن مجید پر اُن کو یہ اعتراضات بالضرور پیدا ہونے گے کیونکہ وہ تو ان جملہ واردات کے خود مورد ہیں اور جبکہ مضمون آیات کو خلاف ان واقعات کے پاوینگے تو کیا مخالفین کے نزدیک قرآن مجید کی وہ اصلاح بھی کرینگے بلکہ بہت سی آیات کی اصلاح اُن کو کرنی پڑیگی ونعوذ باللہ منہ پس اگر مخالفین اُنکی ان اصلاحوں کو تسلیم کرلیونگے تو تو قرآن مجید سے اُن کو ہاتھ دھو لینے پڑیں گے اور اگر قبول نہ کرینگے تو پھر اُن کے لئے بھی تکفیر کے فتوے جاری ہو جاوینگے فاین المفر واضح ہو کہ اُن آیات مذکورہ کی کچھ تفصیل ہم نے رسالہ کشف الغطاء میں تحریر کی ہے فلیرجع الیہ۔

پھر مولوی عبدالوہاب صاحب نے متنازعہ فیہا ایک یہ مسئلہ بھی قرار دیا ہے جو اُن کی لیاقت علمی کا ایک بڑا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دوبارہ زندگی دنیا کے دینے پر قدرت ہے یا نہیں۔ افسوس کہ قدرت کا انکار یہاں پر کون کرتا ہے ہاں البتہ قرآن مجید کے نصوص بینہ بآواز بلند فرما رہے ہیں کہ فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وغیرہ وغیرہ من الآیات الکثیرہ۔ پھر ایسی کج فہمیوں کے ہوتے عبدالوہاب صاحب کو کہاں تک سمجھایا جاویگا۔ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ مولوی صاحب کو اتنی خبر بھی نہیں کہ جن آیات سے مخالفین حقیقی موتی کی دوبارہ زندگی ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ اس بارہ میں ہرگز نص نہیں ہیں پس نصوص بینہ کا مقابلہ کیونکر کرسکتے ہیں۔ پھر پانچواں مسئلہ یہ قرار دیا ہے کہ مہدی اور مسیح دو ہیں یا ایک افسوس کہ اس بیچارہ کو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ اکابر ہیں یا مسیح اور مہدی۔ محدثین نے تو مہدی کا ذکر تک بھی نہیں کیا۔ اور مسیح کا ذکر متعدد احادیث صحیح الصحاح میں وارد ہے اُن اکابر محدثین کے نزدیک اگر مہدی اور مسیح دو شخص علیحدہ تھے تو احادیث مہدی کو کیوں نہیں ذکر کیا۔ ان اکابر محدثین کی قبروں سے جاکر سوال کیا جاوے کہ اُس میں کیا سر ہے اور پھر دریافت طلب یہ امر بھی ہے کہ جن احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح دو نہیں ہیں جیسا کہ لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔ یا جن روایتوں میں جو اوصاف مہدی کے بیان ہوئے ہیں بعینہا وہی اوصاف مسیح کے بیان ہوئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی و مسیح دونوں ایک ہی ہیں تو ایسے روایات میں سوائے مسلمہ مقررہ علم اصول کے اذا تعارضا تساقطا کے اور کیا ہوسکتا ہے غرض کہ اوائل میں ہمارا خیال یہ تھا کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کسی قدر اہل علم ہونگے مگر اب معلوم ہوگیا۔ کہ وہ بڑے اہل علم ہیں چھوٹے نہیں سے ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد۔ عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔ اس لئے خاکسار کا لکھنا اب وہاں پر بے سود ہے اور آپ اطمینان فرمائیے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی ضرر آپ کو نہ پہنچا سکینگے۔ لن یضروکم الا اذیٰ۔ والسلام خیر ختام۔

مولوی سید محمد احسن فاضل امروہی

ڈائری

۱۳- فروری

نماز ظہر۔ قبل نماز ظہر مفتی صاحب نے مسٹر ویب باشندہ امریکہ کا خط حضرت اقدس کو سُنایا۔ حضرت نے فرمایا۔ ویب اگر دلی کوشش کرتا تو ضرور اس کا اثر لوگوں میں ہوتا۔ کیونکہ سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل۔

ویب اہل امریکہ کو کیا کوستا ہے اُس کو اپنے دل کو کوسنا چاہیئے اسنے ہمارے سلسلہ کی طرف پوری توجہ نہیں کی بلکہ بدگوئی کے ساتھ ہندوستان سے واپس چلا گیا تھا اس سے تو ہمارے نزدیک عبداللہ کوئلم بدرجہا بہتر ہے جس نے ایک جماعت مسلمانوں کی بنالی ہے۔ فاضل امروہی نے عرض کیا کہ ویب کے متعلق حضور نے ایک پیشگوئی کی تھی جبکہ وہ قادیان میں آنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ وہ یہاں نہیں آئیگا اور واپس چلا جاویگا اور جس بات کے لئے واپس گیا تھا وہ بھی اس کو نصیب نہ ہوئی۔ چنانچہ واپس جاکر نادم ہوا۔

نماز عصر۔ قبل نماز عصر حضرت اقدس مسجد میں تشریف لائے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ اگر اہل امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے اُن کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جاویں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں ہماری صداقت کے دلائل و حقیقت اسلام پر ایک مستقل کتاب انگریزی میں چھاپ کر اُن کو پیش کی جاوے۔

جن باتوں کو ہمارے مخالف مسلمان اُن کے آگے پیش کرتے ہیں ان میں بہت غلطیاں ہیں۔

مثلاً حیات مسیح۔ مسئلہ ختم نبوت۔ مکالمات الٰہی کے متعلق اس زمانہ کے مسلمانوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ اس کتاب میں اِن مسائل کی تنقیح اور ہمارے سلسلہ کے دلائل صداقت لکھے جاویں۔

ویب نے ایک چٹھی لکھی کہ جو معجزات اب پیش کئے جاتے ہیں اُن پر داب ٹھٹھو کئے جاتے ہیں۔

اِن سب باتوں کے لئے ایک مستقل کتاب جامع ہو جس میں یہ سب مضمون لکھے جاویں۔

۱۷- فروری

نماز ظہر۔ آجکل جو خطرناک امراض ترقی پذیر ہو رہے ہیں ان کے متعلق ذکر ہونے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تقریر فرما رہے تھے جب خاکسار حاضر ہوا تو کلمات ذیل برزبان درفشاں جاری تھے۔ توحید اسلام ہی کی توحید ہی اسلام سکھلاتا ہے کہ جو زہریلے ذرات انسان کے اندر جاکر خطرناک امراض کا باعث ہوتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت چلتے اور اثر پذیر ہوتے ہیں بغیر اذن الٰہی کوئی ذرہ اثر نہیں کرسکتا۔ لہذا خدا تعالیٰ کے آگے تضرع وزاری کرنی چاہیئے کہ وہ زہریلے ذرات و مواد کے اثر سے محفوظ رکھے اگر زہریلے ذرات و مواد انسان کے اندر خود بخود اثر پذیر ہوتے تو پھر ان ذرات کے آگے ہاتھ جوڑنے پڑتے کہ اثر نہ کریں مگر ایسا امر نہیں ہے بلکہ کوئی چیز و ذرہ خدا تعالیٰ کے حکم و اذن کے سوا اثر نہیں کرسکتا ❊

آرین عقائد کی تردید دیانندی قلم سے

سوامی دیانند جی کتاب ستیارتھ صفحہ ۲۱۸ و ۲۴۱ پر لکھتے ہیں کہ خدا اپنے قوانین مقررہ کے برخلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نہ کسی کی صفات طبعی کو بدل سکتا ہے۔ اسی بنا پر سوامی جی نے انبیاء پاک کے معجزات کی نہایت بے باکی سے تردید کی ہے۔ اور قدامت ارواح و مادہ کے متعلق بھی اسی گورکھ دھندے کو پیش کر دیا کرتے ہیں کہ اگر روح و مادہ قدیم نہیں تو بتاؤ کب اور کس طرح پیدا کیا گیا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۸۔ ان کی تقلید پر آپ کے چیلے لیکھرام مقتول اور اس کے بعد لالہ سالک رام الہ آبادی مصنف رسالہ اثبات تناسخ وغیرہ نے بھی غیر مذاہب پر قسم قسم کے ناجائز حملے کئے ہیں۔

سوامی جی کا معمول ہے۔ کہ غیر مذاہب کی تردید میں ایسے ایسے اصول وضع کر لیا کرتے ہیں۔ جو کہ بالکل ہی غلط بلکہ اغلط ہوتے ہیں۔ اس جگہ آنجناب نے ویسے ہی اصول مختر عہ سے کام چلایا۔ مگر افسوس کہ سوامی جی اگر بالکل دہریہ ہو کر ایسے اصول مقرر کرتے۔ تو شاید آپ کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن اب تو آپ بھی وید کے منبع ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کے واسطے سرگرداں ہیں۔ خیر ہمیں کیا تعلق ہر ایک آدمی کسی نہ کسی مذہب کا پابند کسی کتاب کا پیرو ہو کر اُس کو الہامی خیال کرتا ہے۔ لیکن لطف ہے تو یہ کہ جن مصنوعی اصول کے روسے غیر مذاہب کو غلط کر دیا تھا۔ ویدوں کے الہامی ثابت کرنے کے وقت اُن اصولوں کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

آپ کا اصول ہے کہ خدا کسی انسان کی صفات طبعی کو بدل نہیں سکتا۔ اس لحاظ سے کوئی خاص انسان اپنی طبعی صفات کی قید سے چھٹکارا پا کر مختار نہیں ہو سکتا یہ ایک مقررہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب تاوقتیکہ کچھ حصہ اپنی عمر کا تعلیم میں صرف نہ کرے عالم نہیں کہلا سکتا۔ سوامی دیانند نے بھی زیادہ سے زیادہ پچاس سال اور کم سے کم پچیس سال وید کے پڑھنے میں صرف کرنے تجویز فرمائے۔ کیونکہ آپ کے خیال شریف میں اس سے کم مدت میں کوئی آدمی وید کو کما حقہ نہیں جان سکتا۔

جب ہم نے اس اصول کو مدنظر رکھ کر خود سوامی جی کی سوانح عمری کو ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ آنجناب نے کل چار سال ورجانند اندھے سے سنسکرت پڑھی لیکن اپنے شاگردوں کو پورے عالم سنسکرت ہونے کا یقین دلا گئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جبکہ اور انسان ۵۰ سال یا ۲۵ سال سے کم میں سنسکرت نہیں پڑھ سکتا تو سوامی جی نے کل چار سال میں کس طرح تمام سنسکرت پڑھ لی۔ سوامی دیانند نے تو چوبیس سال بھی نہ پڑھا۔ لیکن آریہ مسافر ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں لکھا ہے کہ ہم آریہ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے اور ہم مانتے ہیں۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرہ۔ یہ لوگ اور رشی سرشٹی کسی موقعہ پر جیسا کہ بچے پیدا ہوئے۔ اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی انھوں نے جہاں مادی آنکھوں کے لئے سورج کی روشنی پائی۔ وہاں روحانی آنکھوں کیلئے الہٰی علم کی تحریک دل میں حاصل کی یعنی وید کے عالم ہوئے اور رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ا میں سوامی دیانند جی بھی اسی طرح تحریر کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ خدا کا وہ قانون جو عیسائی مسلمانوں کیواسطے دیانندی کونسل میں پاس ہوا۔ کہ خدا کسی کی صفات طبعی نہ پلٹے۔ کدھر گیا۔ "کوئی گدھا تو نہیں چر گیا"۔

سوامی جی اگر آپ کسی جون میں ہمیں درشن دیں۔ تو ضرور ہم آپ سے اس معمہ کو تو حل کرا دیں کہ کس طرح ان لوگوں یعنی ملہمان وید کی صفات طبعی پلٹ گئیں۔ کیوں نہ انھوں نے ۵۰ سال بر ہمچریہ رکھ کے وید کو حاصل کیا وہ بغیر اتنی سر دردی کے عام لوگوں کے لئے کیوں جائز رکھی گئی۔

آریہ سماجیو ادھر بھی دیکھو سوامی جی کس مصیبت میں مبتلا ہیں کیا کوئی ہے جو سوامی جی کو اس بلائے ناگہانی سے چھڑا دے۔

سنو آپ کی مجوزہ شرائط الہام پانچویں شرط یہ ہے کہ الہام قانون فطرت کے مطابق ہونا چاہئے۔ اور یہ کہ الہام لین کسی قسم کی رعایت نہ ہونی چاہئے بتاؤ۔ کس قانون سے خدا نے ان کو ایک دم تمام کا تمام وید ایک ہی جھٹکے میں الہام کر دیا جس طرح الو ایک ہی جھٹکے میں سارا چوہا اندر اوتار جاتا ہے۔ اسی طرح وید بھی ملہمان نے پہلے جھٹکے میں اوتار لئے اور یہ بھی بتاؤ کہ اُن کی اتنی رعایت کیوں کی گئی۔ یاد رہے۔ ہم ویدوں کے الہام ہونے کے متعلق کہ کیوں انہی اشخاص پر الہام ہوا۔ سوال نہیں کرتا بلکہ سوال یہ ہے کہ کیوں اتنی جلد ہی ایک ثانیہ یا اس سے بھی کم مدت میں وید اُتر پڑے اور عام کو ۵۰ سال کا زمانہ کی ضرورت ہوئے سماجیو آپ ہی اسی معمہ کو حل کریں ورنہ یاد رکھیں سوامی جی اس کے لائق ہیں ؎

ہیں زباں سے تکو سچا کہو لاکھ بار کہدوں
اسے کیا کروں کہ دل کو نہیں اعتبار ہونا

راقم رحمت مسیح از شاہ کوٹ (از نور افشاں)

آریہ آرگن کی نیچر نیچرل رائے

ہمعصر ست دھرم پرچارک اپنی پچھلی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ گوشت خوری کسی زمانہ میں پاپ نہیں سمجھی جاتی تھی۔ مگر اب ماس بھکشن کو پاپ سمجھنا تو درکنار۔ اس وقت ایسے ہند و موجود ہیں جو اسے نہ صرف جائز بلکہ اپنا کرتویہ کرم سمجھتے ہیں۔ اہل اسلام ماس بھکشن کے بہانے تک قائل ہیں کہ جانوروں کی قربانی اُن کے مذہب کا ایک جزو ہے۔ لیکن اُن کے زمانہ میں بھی آریہ ستان کے اندر ماس بھکشن کے مرض نے اس قدر ترقی نہیں پکڑی تھی جو آج دکھائی دیتی ہے۔ وجہ یہ کہ زبردست انگریز قوم نے آریہ ورتا کی کایا پلٹ دی ہے۔ جب حاکم قوم کا دستر خوان بغیر ماس کے اداس سمجھا جاتا ہے تو پھر آریہ ستان کے بعض سپوتوں کی زبان زد عام کیونکر نہ ہو کہ ماس نہایت کھانس سوہی ہے مہاتما ہمعصر کا یہ کہنا واقعی سچ ہے کہ مسلمانوں کے ہاں قربانی ایک جزو مذہب سمجھی گئی ہے۔ لیکن اسکی اس رائے سے کسی واقف کار کو اتفاق نہیں ہو سکتا کہ ویدک دھرم کے روسے قربانی پاپ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب بقول آپکے اس زمانہ میں گوشت خوری کو روا رکھنے والے ہندو بھی موجود ہیں اور حکام وقت کے دستر خوان پر تو گوشت کا ہونا لازمی سمجھا جاتا ہے تو پھر خاص مسلمانوں سے ہی اس بارہ میں بغض و عناد رکھنا اور آئے دن ذرا ذرا سے بہانے ڈھونڈ کر اُن سے بر سر پرخاش رہنا کیسے جائز ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہندو گئو (گائے) کو اپنی ماتا یا معبود سمجھتے ہیں لیکن ہندو تو بہت سے آگ پانی درختوں پتھروں اور دریاؤں وغیرہ کو بھی پوجتے ہیں حتیٰ کہ شیولنگ کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ایک موحد قوم انکی جاہلانہ توہمات کا کہاں تک لحاظ کر سکتی ہے۔ گاؤ کشی کو اگر مسلمان جائز سمجھتے ہیں تو حکام وقت کے ہاں وہ ضروری اور لازمی امر ہے اور بقول آریہ آرگن انگریزوں کے طرز عمل کا ہی یہ اثر ہے کہ خود آریہ ستان کے بعض سپوت بھی ماس بغیر سوئی کو کھانس کہنے لگے ہیں ورنہ مسلمانوں کے عہد میں ہی اسکا اتنا زور نہ تھا۔ پس نتیجہ یہ کہ آریہ مہاشوں کو اس معاملہ میں اپنے ہی دھرمی بھائیوں سے اور انگریزوں سے فیصلہ کرنا چاہئے مسلمانوں سے لڑنے جھگڑنے اور امن عامہ میں خلل انداز ہونے کا انھیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ (وکیل)

بے تعصبی امیر

سلسلہ احمدیہ کیلئے ایک درخواست

(ترجمہ از اخبار پاینیر الٰہ آباد مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کچھ عرصہ ہوا کہ پاینیر کے کالموں میں علی گڑھ کالج ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کی قلم سے ایک آرٹیکل نکلا تھا جس میں مضمون نگار نے اپنے ذاتی تجربہ کے رو سے بیان کیا تھا کہ سلسلہ احمدیہ جہاد کے مٹا دینے میں بہت مفید اور صحیح اثر مسلمانوں پر چپکے اور آہستگی سے ڈال رہا ہے۔ اس امر کے ظاہر کرتے ہیں "کہ سلسلہ احمدیہ شاہنشاہ ایڈورڈ کی بے لگام اور سرکش رعایا کو برٹش گورنمنٹ کے پُر امن باشندے بنانے میں ایک کسان کا کام دے رہا ہے" یہ مضمون نگار صرف پہلا اور اکیلا شخص نہیں بلکہ اس سے زیادہ دور اندیش پولیٹیکل امور میں غور کرنے والے اور دانا شخصوں نے جب اس معاملہ میں بغیر کسی قسم کے تعصب اور رو رعایت غور کیا ہے تو وہ بھی ایسے ہی نتائج پر پہنچے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر [illegible] نے امریکہ کے ایک میگزین میں جہاد کے متعلق بحث کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں سر فریڈرک کننگھم نے جو پشاور ڈویژن کے ریزیڈنٹ اور کمشنر رہ چکے ہیں اس سلسلہ کے بانی کو لکھا تھا "کہ جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں یہ رسالہ اسلامی عقاید کی ایک صحیح اور مبرہن تفسیر ہے۔ اور آپ کے علم و فضل کے شایان ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل استاد کی تفسیر کو تمام مسلمان بسر و چشم قبول کرینگے۔ نہ صرف اپنے پاک مذہب کی بہتری کے لئے بلکہ اس ثبوت کی وجہ سے کہ اسلام ہرگز اس بات کا روادار نہیں کہ مذہب کی آڑ میں ایسے مجہول اور ہرزائی کے کام کئے جاویں۔ میں خوش ہونگا کہ آپ کے رسالے اور فتوے اس سرحدی صوبہ میں کثرت سے شائع ہوں۔"

سر فریڈرک کننگھم کا آخری فقرہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرحدی صوبہ میں سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کیا کام کر رہی ہیں۔ جہاں تک اس وقت تک بہت سی قیمتی جانیں اس غلط عقیدہ کا شکار ہو چکی ہیں۔ جہاد کے مسئلہ پر ایک لمبی اور گہری غور کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کی گذشتہ تاریخ ہرگز اس عقیدہ کا منبع و ماویٰ نہیں بلکہ ایک آئندہ کی امید ہے جو اس کی پرورش کر رہی ہے۔ دوسرے الفاظ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ہرگز جہاد کے مؤید نہیں۔ بلکہ اس کے مؤید ایک ایسے مہدی کی آمد ہے جو کافروں سے جنگ کریگا اور ہر ایک انسان کو جو اسلام قبول نہیں کرتا۔ قتل کر دیگا۔ ایسے افراد و لیڈر کی ہر وقت امید آمد اس بیجا جوش کی حرارت کو بعض دلوں میں بھڑکاتی رہتی ہے۔ اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے مسلمان ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دے چکے ہیں جن میں کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر بہت سے لوگوں کو مسلمان کیا۔ اس کے جواب میں صفائی سے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم کی لڑائیاں دفاعی رنگ میں تھیں۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے باہر کسی نے اس غلط عقیدہ کی تردید نہیں کی۔ جس میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہدی آئیگا جو غیر مسلموں سے جنگ کریگا اور انکو زبردستی اسلام لانے پر مجبور کریگا۔ سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف چند عقائد کی تفسیر کے ذریعہ بلکہ عملی طور پر ایک ایسے مہدی کے قبول کر لینے سے جو کہ اسلام کا غلبہ بخلاف تلوار۔ نشانات اور براہین کے ساتھ ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے اس عقیدہ جہاد کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔ جس کو ایک آنیوالے غازی مہدی کی امید ہمیشہ تازہ کرتی رہتی ہے۔ اور اس نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ نہ خود نبی کریم نے اس بات پر عمل کیا نہ مہدی کے زمانہ میں اس پر عمل کرنے کا کوئی موقعہ ہے۔ حالت موجودہ میں سلسلہ احمدیہ کی ترقی امن و صلح کی بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تمام ہی خواہان برٹش گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ اس کے پھیلانے میں مدد نہ دیں تو کم سے کم اسے موقع دیں کہ یہ پھلے پھولے اور نشو و نما پائے۔ اس کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کا بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ اپنی قیام کے تھوڑے ہی عرصہ میں دور دراز ملکوں تک پھیل گیا اور اس کے ممبر خود امیر کی دولت میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پہلا ممبر جسکے ذریعہ مرحوم امیر کو یہ پتہ لگا تھا کہ اس سلسلہ کے خیالات جہاد کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ مروا دیا گیا۔ اس کے بعد خوست کا ایک معزز مولوی جس کی خود امیر عزت کرتا تھا اور جسکے مریدوں میں دربار کے بڑے بڑے امرا شامل تھے اور جسکے مریدوں کی تعداد خاص افغانستان میں پچاس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی اور جو کہ سلطنت انگریزی اور سلطنت امیر ہر دو میں بڑی بڑی جاگیروں کا مالک تھا۔ یہ شخص بانی سلسلہ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ اس بزرگ کا نام صاحبزادہ عبداللطیف تھا اور وہ خوست کا رہنے والا تھا۔ یہ بزرگ دو یا تین ماہ قادیان میں ٹھیرا اور اسکے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ اس کی واپسی پر ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے اس کو قید میں ڈالدیا اور چند مہینوں کی قید کے بعد جس میں اس کو کئی دفعہ احمدی عقاید سے توبہ کر لینے کے لئے کہا گیا اور اس کو وعدہ دیا گیا کہ اگر وہ انہی عقاید سے تائب ہو جاوے تو اس کی تمام جاگیریں بحال کر دی جائینگی اور پوری آزادی اور شاہی اعزاز حاصل ہو جائیگا۔ مگر اس کے انکار پر اس کو سنگسار کیا گیا۔ اگر مان بھی لیا جاوے کہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کھلے طور پر عقیدہ جہاد کے برخلاف وعظ کہتے تھے مگر قانونی طور پر یہ سزا اس جرم سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔ یہ بدرجہا سنگین تھی۔

اب جبکہ امیر نے عام اعلان اس امر کا کر دیا ہے کہ اس کی قلمرو میں تمام مسلمان فرقوں اور نیز غیر مسلموں کو ایک جیسی آزادی حاصل ہے تو مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی سنگین سزا اور بھی ایک راز سربستہ ہو جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ افغان ایک وحشی اور سرکش قوم ہے اور ان کے شروں سے محفوظ رہنے کے لئے امیر کو بعض دفعہ ایسے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ جن کی حقیقت

اور انصاف کو ہم نہیں سمجھ سکتے جبکہ ہم بالکل ایک مخالف ہوا اور مخالف حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ متعصب ملاؤں نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق شور برپا کیا ہوگا جسکے فرو کرنے کے لئے امیر کو سخت ذرائع اختیار کرنے پڑے ہوں۔ مگر کسی طرح سے غازی مہدی اور جہاد کے خلاف وعظ کہنے کی سزا سنگساری نہیں ہو سکتی (یہ اندھیر ہے)۔ اب چونکہ امیر نے یہ اعلان دے دیا ہے کہ اس کی قلمرو میں کسی شخص کو اس کے مذہب کے متعلق تکلیف نہیں دی جاتی اور تمام فرقوں کو ایک ہی سی آزادی حاصل ہے۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان میں احمدیوں کو وہی آزادی عطا فرمائیگا جو اوروں کو حاصل ہے اور مذہبی غیر مداخلت کے ثبوت میں وہ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد کو انکی اولاد کی جاگیر بحال کر دیگا اور جلا وطنی سے انھیں اپنے وطن مالوف میں آنے کی اجازت دیگا۔ اگر احمدیوں کو آزادی مذہب اور آزادی خیالات دینے کے لئے امیر کے پاس کوئی اور دلیل نہ بھی ہو تو بھی اس کے لئے یہ ایک کافی دلیل ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے لئے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم مفید ہے اس لئے بحیثیت [illegible] گورنمنٹ کے دوست و مددگار رہنے کے [illegible] اگر جہاد کا انکار اس کے اپنے مذہبی اعتقادات کے [illegible] بھی برٹش گورنمنٹ کی [illegible] سلطنت [illegible] ہونے دینی چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کھلے طور سے افغانستان میں اشاعت ہو جائے تو سرحدی قومیں اسکے ہمسایوں سے بہت سا اثر حاصل کرینگی اور اس طرح متعصب غازیوں کے ہاتھ سے انگریزی افسروں کے قتل بند ہو جائینگے۔ صوبہ خوست جو افغانستان میں ہے۔ اس میں قریباً پچاس ہزار ایسے آدمی ہیں جو بحیثیت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے مرید ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور جن کو صرف یہی خطرہ ہے کہ اگر وہ کھلے طور سے اپنے اعتقادات اور ایمانیات کو ظاہر کریں تو ایسا نہ ہو کہ ان کا حال بھی ان کے مرشد کا سا ہو۔ اس خوف سے بعض اپنے ملک کو چھوڑ کر برٹش گورنمنٹ کے پر امن راج میں آ بسے مگر ابھی ہزار کے قریب اور ہیں جن کو امیر ابھی مثل اور رعایا کی طرح آزادی دیکر ممنون اور گرویدہ بن سکتا ہے۔ [illegible] ہوں کہ بحیثیت رعایا ہونے کے ہز میجسٹی احمدیوں کو سب سے زیادہ امن پسند اور بے ضرر پائیگا۔ اور اگر وہ اپنے ملک میں ان کے عقائد کی اشاعت کی اجازت دیگا۔ تو وہ ایسا کام کریگا جو نہ صرف انگریزی گورنمنٹ کے منشا کے مطابق ہوگا بلکہ عین اسکے اپنے مقاصد کے مطابق ہوگا۔ (محمد علی از قادیان)

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے پیارے بھائی صاحب شیخ یعقوب علی [illegible]

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - [illegible] ایک دوست نے جو پہلے ہندو تھا۔ اور اب ہندو مذہب کو ترک کر کے کچھ عرصہ سے دین اسلام میں داخل ہوا ہے۔ مجھے ایک خط لکھا ہے۔ جس کا جواب عرض ہے ضرور آپ اپنے اخبار کو ہر بار میں درج فرما کر ممنون فرماویں۔ تاکید مزید ہے۔

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ نام کے شیخ صاحب۔ دلائل سے بالکل خالی اور بیجا اعتراضات سے بھرا ہوا جناب کا خط عین انتظاری میں ملا۔ یہ جناب پر ہی [illegible] نہیں بلکہ ایک لاتبدیل قانون ربی ہے کہ خدا کے فرستادوں پر ہر گروہ تاریکی میں مبتلا شدہ اشخاص نے اس طرح کے اعتراض اور استہزاء کئے تھے اور کر رہے ہیں۔ اور کرتے رہینگے۔ جس سے جناب نے بھی حصہ لیا۔ میں نے جناب کے خط کو کئی بار غور سے پڑھا۔ اور تعجب پر تعجب اور افسوس پر افسوس ہوا۔ کہ باوجود دعوے قرآن دانی جتنے اعتراض کئے ہیں۔ کسی ایک کی بھی دلیل دی ہوتی۔ آپ نے ظاہر فرمایا ہے۔

سوال اول۔ مجھ کو مرزا صاحب سے اس واسطے انکار ہے۔ کہ قرآن کریم اور مفسر ربانی اُن کے سچا ماننے کے واسطے ہماری رہنمائی نہیں کرتے۔

جواب۔ افسوس کہ جناب نے دعوے تو کیا۔ مگر دلائل سے پایہ ثبوت کو نہ پہنچایا۔ [illegible] کہ اس دعوے کے دلائل قرآن کریم و کلام مفسر ربانی سے دیکر مجھ کو سمجھانے کا موقعہ دیں۔ یہود۔ نصاریٰ نے بھی رسول کریم کی بعثت کیوقت یہی دعویٰ کیا تھا۔ افسوس۔ کہ آپنے انکے دعوے بلا دلیل سے سبق نہ لیا۔ [illegible] پر چلکر ان سے مشابہت پیدا کرلی۔ دعوے کر دیا تو آسان تھا اور ہے۔ اور ہوگا۔ مگر مرتے مر گئے۔ اور مر رہے ہیں۔ اور مرینگے مگر نہ تو دلائل انکار لا سکے۔ اور نہ لا سکتے ہیں۔ اور نہ لا سکینگے۔ فاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

سوال دوم۔ اگر فرقان حمید کلام الٰہی اور یخرجہم من الظلمات الی النور اور اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی لو [illegible] مان کر بھی برحق کی تفسیر [illegible] کیوں ضرورت کیا جاوے۔

جواب۔ پیارے شیخ آسانی کے واسطے الگ الگ نمبر دیکر خاد نے [illegible] کر دیئے ہیں۔ جواب ملاحظہ فرماویں۔ [illegible] اول۔ اگر کسی مزکی اور مطہر کی ضرورت نہیں۔ اور صرف کلام الٰہی ہی مخرج من الظلمات الی النور ہے۔ تو پھر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہود کا کیا قصور تھا اور ہے کہ باوجود موجود ہونے توریت کے جسکو کلام الٰہی (فرقان حمید) نے نور فرمایا۔ مغضوب علیہم ہو کر غضب علی غضب کے حقدار ہوئے۔ آپ کے فرمانے کے بموجب انھیں خاتم النبیین کی کیا ضرورت تھی۔ جبکہ آپ کی طرح توریت کو ہی [illegible] خیال کرتے رہے۔ اور کر رہے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ شرک کے برابر کوئی ظلمت نہیں۔ اور توحید کے برابر کوئی نور نہیں۔ [illegible] جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صفات الوہیت میں شریک گردانتے ہیں مثلاً [illegible] آپ کا دو ہزار ۱۹۰۰ سال آسمان پر زندہ رہنا۔ حالانکہ قرآن زمین کو مسکن و مدفن فرماتا ہے۔ اور جسم [illegible] کا محتاج [illegible] خالق [illegible] ماننا۔ [illegible] کیا یہ خیالات شرکیہ نہیں۔ توحید [illegible] ہے کہ صفات الوہیت میں کسی مخلوق کو شریک نہ کیا جاوے۔ اور جو لوگ صفات الوہیت میں شریک گردانتے ہیں [illegible] مغضوب علیہم میں داخل ہیں۔ یا ضالین میں جو اعلیٰ ظلمت اور نور سے منحرف ہیں۔ علاوہ بریں آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہندو مذہب کو ترک کر کے کونسا اخراج ہوا بد ظلمات سے طرف نور کے کیا

ہے۔ آپ کے تو وہی خیالات نشر کیے ہیں۔ جو سابق ہی سے تھے۔ پھر آپ کے واسطے کس طرح صرف کلام الٰہی مخرج من الظلمات الی النور ہے۔ بینوا و توجروا

جناب من ساگر صرف کلام الٰہی ہی مخرج من الظلمات الی النور ہے۔ تو یہ فرمان ربی جو سورہ مزمل میں فرمایا ہے۔ نعوذ باللہ درست نہیں۔ سورہ مزمل میں آنحضرت صلعم کی نسبت ارشاد ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ تمام علمائے کبار اس پیشگوئی سے اہل کتاب یہود و نصاریٰ پر اتمام حجت کرتے آئے ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کی مشابہت ساتھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بوجوہ کثیر ثابت کی ہے۔ اب واضح ہو کہ جس طرح پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو اس آیت میں مثیل موسیٰ بتاکید حرف انّ فرمایا ہے۔ اسی طرح سورہ نور میں سلسلہ استخلاف محمدی کا مشابہت بھی ساتھ سلسلہ استخلاف موسوی کے بلفظ کما بیان فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ... فاولٰئک ہم الفاسقون۔ یہ سورہ نور میں آیت ہے۔ اور آیت استخلاف کے نام سے خواص و عوام میں مشہور ہے۔ اس آیت کا سورہ نور میں لانا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ نور [illegible] محمدیہ قیامت تک بذریعہ استخلاف [illegible] بروز اسکا نام رکھا ہے۔ تاباں و درخشاں رہیگا۔ خواہ کافرین و مشرکین اس کے اطفا میں کیسا ہی زور لگاویں۔ کما قال اللہ تعالیٰ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون۔ بلکہ یہ نور [illegible] محمدی بذریعہ استخلاف ایسا تاباں و درخشاں ہوگا کہ [illegible] اور کوئی نور واسطے تمثیل کے بھی موجود نہیں ہو سکتا۔ غور فرماویں۔ [illegible] ان آیات بینات سے آپ کسی مزکی کے قائل ہی نہیں۔ اور اسپر دعوے یہ کہ کلام الٰہی و مفسر ربانی نے مرزا کو سچا ماننے کیواسطے میری رہنمائی نہیں کی۔ [illegible] الیوم اکملت لکم دینکم (جواب) [illegible] کے قائل ہوئے۔ کہ دین ناقص تھا۔ [illegible] افسوس۔ کہ باوجود دعوے قرآن دانی اسقدر قرآن [illegible] اس آیت کا مطلب مجھ سے سنیں۔ میرے پیارے [illegible] تکمیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک تکمیل رسالت۔ دوسری تکمیل [illegible] تکمیل رسالت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوئی [illegible] تکمیل تبلیغ رسالت کیلئے یہ زمانہ مقرر تھا۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شہیدا۔ ہم سے [illegible] تمام مفسرین [illegible] اس آیت کا مصداق مسیح موعود کو لکھا ہے۔ اور کفیٰ باللہ شہیدا میں ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے۔ کہ [illegible] مسیح موعود کی تصدیق [illegible] آسمان سے کی جاویگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی گواہی [illegible] اور کیا ہے [illegible] کہ کسی مامور من اللہ کے لئے کوئی ایسا نشان بطور اظہار کے صادر ہو جو قدرت بشر سے باہر ہے۔ جیسا کسوف خسوف کا اجتماع ماہ رمضان [illegible] کبھی کسی مامور من اللہ کی تصدیق کے لئے [illegible] زمین و آسمان سے صادر نہیں ہوا۔ پس اس بیان سے بطور [illegible] ثابت ہوا۔ کہ [illegible] اس زمانہ میں بجز مرزا صاحب کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ [illegible] وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی رسالت جو کافۃ للناس تھی۔ بسبب موجود نہ ہونے اسباب اور ذرائع کے آنحضرت صلعم کی حیات میں کل دنیا میں یہ دعوت نہیں پہنچی تھی۔ جس کا پہنچانا کل دنیا کی بہبودی میں ضروری تھا۔ لہٰذا موجود ہو جانے ذرائع تبلیغ کے خلیفۃ اللہ کا مبعوث ہونا بھی ضروری ہوا۔ کہ جسکے ہاتھ سے کل دنیا میں آنحضرت صلعم کی دعوت الی اللہ پہنچ جاوے۔ آج کل تار برقی۔ ریلوے۔ ڈاکخانجات۔ چھاپہ خانہ وغیرہ شوا اشارات لطیفہ سے مخبر صادق نے اس کی علامات قرار دی ہیں۔ (۳) کیوں نہ ہی برحق کی تفسیر پر صبر کیا جاوے۔ معترض صاحب میں اسی قدر عرض ہے۔ کہ اس دعوے کے دلائل بیان فرماویں۔ ورنہ دعویٰ بلادلیل قابل سماعت نہیں ہوتا۔

سوال۔ اس زمانہ میں ایسے دنیا اور نفس پرست آدمی کو سچا ماننے کیواسطے جرأت نہیں ہو سکتی۔

الجواب۔ اعتراضوں کے بجائے کلام الٰہی کا آپنے بھی دعوے کیا ہے کیا [illegible] زمانہ نے ثابت نہیں۔ یا کیا مرسل اللہ تھا۔ اور کیا زمانہ صلعم کی ضرورت کو نہیں پکار رہا۔ غور فرماویں۔ نیز رسول کریم کو دنیا اور نفس پرست کہنے والے یہود۔ نصاریٰ۔ برہمو۔ آریہ۔ سکھ وغیرہ قومیں آپ نہیں سمجھ رہے۔ جن کے کتنے ہی رسالجات محض اسی غرض سے نکلتے ہیں۔ کہ آپ کے دعوے کو ثابت کریں۔ جو خود جناب نے بھی کیا۔ اور ان سے حصہ لیا۔ اے شیخ۔ جو امام ہوتا ہے۔ اسکو تائید اسلام کیلئے ہزارہا ضروریات واقعہ ہوتی رہتی ہیں۔ اور اسی لئے اسپر واجب ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک انسان سے جو اس کی جماعت میں داخل ہے۔ جب اس کے استعداد اور توفیق کے چندہ وصول کرے۔ اسلام کی ضرورتوں میں خرچ کرے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے۔ اور آنحضرت صلعم کو بھی ایسے چندوں کی بہت ضرورت [illegible] تھی۔ بلکہ اموال زکات کا لینا بھی تعلیم الاسلام نے امام ہی کے ذمہ لگایا ہے۔ دیکھو حضرت ابا بکر صدیق امام اول نے ان لوگوں سے مقابلہ کیا۔ جنھوں نے ادائے زکات سے بیت المال میں انکار کیا تھا۔ پھر ملاحظہ ہو۔ وہ مناظرہ جو ما بین ابا بکر صدیق اور عمر کے واقعہ ہوا۔ جو صحیح بخاری صفحہ ۱۸۲ میں مذکور ہے۔ پس جو امام مصلح امت علی منہاج النبوۃ ہوگا۔ اس کو بھی ضرور بالضرور واسطے تائید اسلام کے مالی ضرورتیں واقعہ ہونگی۔ جناب کے نزدیک تو نعوذ باللہ کلام الٰہی کی بسم اللہ ہی غلط ہوگی۔ جہاں قرآن مجید کے شروع میں دوسری سطر میں بھی تقویٰ کی شرط میں ومما رزقنہم ینفقون رکھتی ہے۔ خداوند کریم سے ڈریں۔ سارا قرآن مجید جاہدوا باموالکم اور انفقوا فی سبیل اللہ سے بھرا ہوا ہے۔ زکات تک تو سارا مال حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جمع ہوتا تھا۔ بینوا و توجروا۔ افسوس۔ کہ بار بار دیکھنے کھلی تعلیم اسلام کے اور سنت خیر الانام کے آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مرزا کیوں چندہ لیتا ہے۔ شیخ۔ تعلیم اسلام نے زکات نہ دینے والوں کو منافق۔ کافر۔ مکذب۔ فاسق۔ ظالم فرمایا ہے۔ کیا یہی آپ نے ازظلمات اخراج الی النور کیا ہے۔ اور یہی صراط مستقیم ہے۔ جس کی طرف تمہیں بلایا ہے۔ اور یہی کلام الٰہی و مفسر ربانی کی تعلیم اور سنت ہے۔ جس نے آپ کو مرزا صاحب کو سچا ماننے دیا۔

سوال۔ اس امر کے ثبوت کے لئے کہ وہ اپنے دعوے نبوت تراشیدہ میں سچا ہے۔ بیشمار آیات قرآنی و احادیث صحیحہ کے درج کرنے کی ضرورت ہے۔

جواب۔ جناب من۔ میں نے قرآن کریم سے بحوالہ سورہ مزمل و نور ابھی ثابت کیا ہے۔ کہ یہ دعوے نبوت تراشیدہ نہیں۔ بلکہ یہ پیشگوئی توریت اور

الٰہی میں بڑی شدومد سے درج ہے۔ کما سابقاً آپ غور فرماویں۔ سادہ لوح شیخ۔ حدیث ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علٰی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے الفاظ بہ آواز بلند پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہر صدی کے سر پر مامور من اللہ خدا تعالیٰ مبعوث فرماویگا۔ جسکو بتاکید حرف انّ ثابت کیا گیا۔ افسوس کہ آپ اسکو دعوے تو تشبیہ فرماتے ہیں اور چودھویں صدی سے ۲۴ سال گذر گئے۔ اور مامور من اللہ کا پتہ نہیں دیتے۔ اور دوسرے کے آواز صحیحہ کو نہیں سنتے۔ اور طرہ اسپر یہ کہ دعوے کرتے ہو۔ کہ کلام الٰہی و مفسر ربانی نے مرزا کے سچا ماننے کے واسطے ہماری رہنمائی نہیں کی۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ بیشمار آیات و احادیث صحیحہ کے درج کرنے کی ضرورت ہے بیشمار درج کرنے کی تکلیف کو گوارا نہ فرماویں کیونکہ جناب نے فرمایا ہے کہ دینی کاموں کی دنیا کے کثرت کار کی وجہ سے مجھے فرصت نہیں۔ صرف ایک آیت قرآنی و حدیث صحیحہ نبوی سے اپنے مدعا کو ثابت کریں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ آپ کا یہ تحریر کرنا کہ مجھے آیت و احادیث صحیحہ کے درج کرنے کی فرصت نہیں۔ کیا یہ تعلیم کلام الٰہی و مفسر ربانی نے دی۔ جسپر آپ کو ناز ہے۔ یا ایسا قول دنیا کے فرزند دل کا ہے۔ جب آپ خود ٹھیکہ دار ہیں۔ اور کسی کے تابع نہیں۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کیوں آیات و احادیث صحیحہ سے اپنے دعوے کو ثابت نہیں کرتے خادم باوجود فوجی ملازم ہونے کے جب آپ کے خط کا جواب بادلائل عرض کرسکتا ہے۔ تو آپ کا یہ عذر بہت ہی لغو اور بیہودہ ہے۔ کہ مجھے کثرت کار کی وجہ سے وقت نہیں ملتا۔ تعجب ہے۔ کہ دو ورق کا خط بیہودہ اعتراضات سے اور دلائل سے خالی لکھنے کی فرصت مل جاتی ہے۔ اور آیات و احادیث صحیحہ کے درج کرنے کا وقت نہیں ملتا۔ اسی پر پیرے [illegible] یاایہ من العقیدۃ الخبیثۃ درج فرمایا ہے

(سوال) مرزا صاحب کا طرز زندگی گذشتہ انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بالکل مخالف اور کوسوں دور ہے۔

(جواب) گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ مرزا صاحب کی طرز زندگی بالکل ہی گذشتہ انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھر مخالف نہیں۔ مخالف ہو کیونکر جب آپ بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مشابہ اصل سے کبھی جدا نہیں ہوسکتا۔ اصل اور عکس پر غور کریں۔ شیشہ میں اصل کا ہی عکس ہوتا ہے۔ کوسوں دور جانے دیں سرمو فرق ظاہر دلائل سے کرکے سرفراز کریں۔

سوال۔ مرزا صاحب شب و روز عیش و عشرت میں غرق رہتے اور خواہشات نفسانی کو پورا کرنا اور لوگوں کی حلال کمائی کا کھانا ثواب سمجھتے ہیں۔

الجواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خادم اس مہینہ کی سو تاریخ کو قادیان سے جہلم پہنچا۔ مرزا صاحب شب و روز اشتغال و عزت اسلام مخالفین اسلام کے لئے۔ رد و نہ کرنا کئی ہزار اشتہارات تبلیغ اسلام کا ممالک دور دراز میں۔ تمام خدمات مالی و جانی برائے اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ وغیرہ وغیرہ کیا عمدہ اسوۂ ہے کے مصنف جیسے مخالف کو بھی اقرار ہے۔ دیکھیں فصل اول باب اول عصائے موسیٰ۔ میں نے عصائے موسٰی کا اسواسطے حوالہ دیا ہے کہ جناب بہت عرصہ لاہور ہی میں رہے ہیں۔ شکر الحمد للہ اتنا تو قبول کیا۔ کہ مسیح موعود و مہدی مسعود کی جماعت حلال کماتی ہے۔ باقی اعتراض کا جواب پیچھے مفصل چندہ کے اعتراض میں گذرا۔ وہاں ملاحظہ فرما چکے ہو۔ نیز آپ خداوند کریم سے

ڈر کر جواب دیں۔ کہ قادیان میں جاکر یہ حالت دیکھی ہے۔ یا صرف سنی سنائی باتوں پر یہ سیاہ جھوٹ تحریر کردیا ہے۔ افسوس کہ حضور کو تو کثرت کار کی وجہ سے دینی امور کے جواب دینے کی فرصت نہیں۔ اور جو لوگ ہمہ وقت دعوت اسلام میں مشغول ہیں۔ اُن کو دنیادار نفس پرست لکھا ہے۔ یہ مصرعہ آپ کے اوپر صادق آتا ہے۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ جب سے کتب سماوی کا نزول شروع ہوا۔ مامور من اللہ پر منکروں نے ایسے ہی لغو اور بیہودہ دلائل سے خالی اعتراض کئے ہیں۔ اور یہ لاتبدیل قانون ربی ہے۔ جیسا کہ شروع خط میں ثبوت از آیت قرآنی دیا گیا۔

سوال ۶۔ مرزا کی کوئی بات سچی نہ نکلی۔

الجواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کیا آتھم کی پیشین گوئی سو اپنے دونو پہلوؤں کے پوری نہیں ہوئی۔ کیا پنڈت ادیا نند سرسوتی کی موت کی خبر جو تین ماہ پہلے دی گئی تھی۔ وہ پوری نہیں ہوئی۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۵ اور کیا پنڈت لیکھرام کی ہیبت ناک پیشگوئی پوری نہیں ہوئی سو کرامت گرچہ بے نام و نشان است۔ بیا بنگر ز غلامان محمد اس پیشگوئی کے پورے ہونے کی تصدیق میں ہزاروں ان لوگوں کی دستخطی مہریں ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں۔ اور اول دستخط ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب کے خاص قلم کے موجود ہیں۔ اور کیا وہ پیشگوئی جو سلطان کاپی سیر رومی سلطنت کے لئے کی گئی تھی جو اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء (اور نیز ۲۵ جون ۱۸۹۷ء میں مشتہر کی گئی ہے۔ پوری نہیں ہوئی؟ اور کیا وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جو ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں سر سید احمد خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی۔ کی موت کی نسبت کی گئی تھی؟ جو ہزاروں ان لوگوں کو معلوم ہوچکی ہے۔ نیز چراغ دین جمونی۔ سعد اللہ لدھیانوی کا حال معلوم نہیں۔ اگر آپ حق کے طالب ہیں۔ اور صرف اعتراضوں کے شایق نہیں۔ تو تریاق القلوب۔ حقیقت الوحی۔ نزول المسیح کو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ بغیر تحقیقات اعتراض کرنے یہود و نصارے کا رویہ تھا۔ اور ہے۔ آپ کیوں ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ جب ہندو مذہب کو ترک کرکے اسلام کا دعوے کرتی ہو تو اسلام کے قدم بقدم چلو۔

سوال ۷۔ علم غیب وغیرہ وغیرہ ضرورت رسالت کے واسطے آپ تک ختم ہوگئی۔

جواب۔ سنام کے شیخ۔ دین سے لاپرواہ اور دنیا میں غرق شدہ معترض۔ کس طرح لکھتے ہو۔ کہ کلام الٰہی و مفسر ربانی نے مرزا کو سچا نہ ماننے دیا۔ کہاں کلام الٰہی و احادیث صحیحہ نبویہ سے غیر تشریعی نبوت ختم ثابت ہوتی ہے۔ ثبوت دو۔ اگر ثبوت نہ دے سکو۔ اور ہرگز نہ دے سکوگے تو غیر تشریعی نبوت بہر صورت ثابت ہے۔ جیسے پیچھے بحوالہ سورہ نور و احادیث صدی کے سر پر مجدد والی میں سلسلہ استخلاف ثابت کرچکا ہوں۔ ثابت ہے۔ تو آپ کے خود اعتقاد کے بموجب علم غیب کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔ نیز ہم تو صرف خداوند کریم کو عالم الغیب مانتے ہیں۔ قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ خداوند کریم کے بغیر رسول کچھ اطلاع نہیں پاسکتے۔ کس جگہ کلام الٰہی و مفسر ربانی نے فرمایا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ رسول عالم الغیب ہوتا ہے۔ آپ ان آیات کا مطلب تحریر کریں۔ (۱) کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی (۲) ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ (۳) صراط الذین انعمت علیھم میں کونسی نعمت مراد ہے۔ اگر وہ نہیں ملتی۔ تو طلب کرنے سے کیا فایدہ کیا زر و مال دنیوی مراد ہے جو نصارے کو حاصل ہے۔ یا کچھ اور (۴) انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا الآیۃ کونسی نصرت مراد ہے

اور وہ مسیح محمدی کو حاصل ہے یا نہ۔ (۵) فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۔ ۲۵

اے لہولگا کر شہیدوں میں شامل شدہ شیخ ۔ مہربانی کرکے جواب دینا کہ یہ کلام الٰہی میں عالم الغیب نے مابین صادق و کاذب کوئی معیار قائم فرمایا ہے ۔ یا نہیں ۔ اگر بیان فرمایا ہے ۔ تو میں آپ کا از حد ممنون ہونگا کہ اس معیار پر جو کلام الٰہی میں ہے ۔ مرزا کو نعوذ باللہ کاذب ثابت کردیں ۔ اور اگر نہ کرسکیں ۔ اور ہرگز ہرگز ثابت نہ کرسکینگے ۔ تو اے بندہ کر واسطے اپنے اعتراضوں سے منہ بند کریں ۔ اور منصف ہو کر سلسلہ عالیہ کی کتب کو جو مامور من اللہ نے تصنیف کی ہیں ۔ ملاحظہ فرما کر مراد مستقیم پر آجاویں ۔ ورنہ آبائی مذہب کو ترک کرکے سچی اسلام میں داخل ہونا جو کلام الٰہی و مفسر ربانی کے کلام کے بالکل مخالف ہے آپ کے واسطے سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ فایدہ مند نہیں ۔

سوال ۔ گذشتہ طریقہ بیان و غیب گوئی بامداد جنات اور شیطان مرزا نے اختیار کیا ہے ۔

جواب ۔ کس جگہ کلام الٰہی نے شیطان اور جن کو عالم الغیب مانا ہے کلام الٰہی سے تو یہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ خدا جسکو چاہتا ہے ۔ علم غیب سے اس کو اطلاع دیتا ہے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۲۹ ۔ اسکے متضاد کہاں اور کس جگہ شیطان اور جن کو عالم الغیب فرمایا ہے ۔ شیخ صاحب ۔ تربیت کیا دیتا ہے ۔ خدا سے ڈر کر اسلام میں داخل ہو ۔ یہ تمام خیالات ابتک تمہارے وہی آبائی ہیں ۔ ان کو کیوں ترک نہیں کرتے ۔ کلام الٰہی میں آیا ہے ۔ کہ کاہن و ساحر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ۔

خیر جو کچھ ہو ۔ آپ اپنے اس دعوے کو کلام الٰہی و مفسر ربانی کے کلام سے جیسا آپ کی بات ہے ۔ اور جو آپ کا دعوے ہے ... دعوے کیا ہے کہ ثابت کریں ۔ اور اگر آپ نہ کرسکیں اور ہرگز نہ کرسکینگے ۔ تو خدا کا ذکر کرتے ڈریں ۔ آپ کے لئے اخیر میں مجھ کو نصیحت ... خبردار اور آپ ... کہاں تک اس پر عمل کرتے ہیں ۔ یا نیز ... خود را فضیحت کا مصداق ٹھیرتے ہو یا ذرہ قول خداوندی ۔

قال اللہ تعالیٰ لم تقولون مالا تفعلون صرف کہدینے سے غرض ہے ۔ یا اسپر عمل بھی کرتے ہو ۔ باقی صرف یہ غرض ہے کہ میری ان دلایل کو غور سے ملاحظہ فرماویں ۔ اور جواب کلام الٰہی و احادیث صحیحہ سے دیں ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۔ (احمدی غلام حسین لینس نائک ملٹن ۲۲ کمپنی مشن چھاؤنی جہلم)

تربیت اولاد کا ایک نمونہ

سکولوں میں جس قدر لڑکے تعلیم پاتے ہیں اگر ان میں سے مڈل کلاس تک کے لڑکوں سے بلکہ انٹرنس ۔ ایف اے میں پڑھنے والوں سے پوچھا جائے کہ آپ کیوں پڑھتے ہیں تو وہ اس کا کوئی عمدہ جواب نہ دے سکینگے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آجکل ہمارے طالب علم اپنے پڑھنے کا کوئی مقصد نہیں ٹھیراتا اور غالباً اسی لئے ناکام رہتا ہے ہاں ان میں سے بعض ایسے ہونگے جو کہدینگے ۔ ملازمت حاصل کرنے کے لئے لیکن یہ جواب ایسا جواب ہے کہ بہتر تھا یہ جواب نہ ہی دیا جاتا کیونکہ علم کے حصول کا مقصد ملازمت ٹھیرانا ایک نہایت ہی ادنےٰ خیال ہے :-

اس قدر تمہید کے بعد میں عزیز عبدالحیٔ حکیم الامتہ کے ہفت سالہ صاحبزادہ کی نسبت کچھ لکھنے کے قابل ہوگیا ۔ یہ عزیز مصداق بالائے سرش ز ہوشمندی ۔ مے تافت ستارۂ بلندی ۔ اتفاقاً میرے کمرہ میں چلا آیا ۔

میں نے پوچھا ۔ آپ کیا کام کرتے ہیں ۔
عبدالحیٔ ۔ میں پڑھتا ہوں ۔
میں ۔ آپ کیوں پڑھتے ہیں ۔
عبدالحیٔ ۔ علم حاصل کرنے کے لئے ۔
میں ۔ علم کیوں حاصل کرتے ہو ۔
عبدالحیٔ ۔ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ۔
میں ۔ فائدہ پہنچانے کی آپ کو کیا ضرورت ہے ۔
عبدالحیٔ ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا حکم دیا ہے ۔
میں ۔ کہاں ۔
عبدالحیٔ ۔ اپنے کلام قرآن مجید میں اور حدیث میں ۔

صاحبان ۔ میں یہ جواب بلا تامل و بلا تکلف سنکر حیران رہ گیا ۔ یہ ہے قادیان کی تربیت و تعلیم کا اثر اور یہ حیرت اور بھی بڑھ جائے جب آپ کو معلوم ہو کہ عبدالحیٔ کی تعلیم اکثر اولاد کم کی ماتحت ہوئی ہے جسے زمانہ ... بعض لوگ لائق سمجھتے ہیں مبارک وہ جو اپنے بچوں کو قادیان تعلیم کے لئے بھیجیں ۔ (المرسل آف گولیکی ضلع گجرات)

ڈایری

۲۱ ۔ فروری

نماز ظہر ۔ ذکر ہوا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون روز بروز ترقی پکڑتی جاتی ہے حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا شاید وہ جو ہمارا الہام ہے ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہیگا یہ خاص اشخاص کے متعلق ہو اور اس کا ظہور اس شکل میں ہو ۔

کل دہلی سے خط آیا کہ مولوی عبدالمجید دہلوی جو ہمارا سخت معاند تھا یک بیک مر گیا ایسا ہی ایک اور بڑے معاند کی مرگ مفاجات کا ذکر تھا ۔

نواب بہاولپور کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا میرے نزدیک اس کا خاتمہ اچھا ہوا اس خاندان کا پیر (غلام فرید صاحب مرحوم ساکن چاچڑاں) ہمارا معتقد تھا نواب بہاولپور شاید اس نوجوانی کی عمر میں واپس آتا تو غلطیوں میں مرتکب ہوجاتا ۔ اس کا حسن خاتمہ بطور یادگار رہیگا ۔

نماز عصر ایک صاحب نے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جاوے ۔ حضرت اقدس نے فرمایا قرآن شریف تدبر و تفکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے رب قاری یلعنہ القرآن یعنے بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے جو شخص قرآن پڑھتا اور اسپر عمل نہیں کرتا اسپر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے ۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہیئے اور اس پر عمل کیا جاوے ؛

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضائع کر کے مایوس ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جو ایک دفعہ اس کی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب ہر دلعزیز سے انہی خوبیوں سے

یاقوت - مروارید - لعل - مرجان - یشب - کہربا - کستوری - زعفران

وغیرہ کا دخیرہ کا منبع [illegible]

مفرح عنبری

قیمت

فی ڈبیہ پانچ روپیہ (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپیہ [illegible]

مفرح عنبری [illegible]

[illegible]

عیاشی بکثرت محنت دماغی [illegible]

[illegible]

تحصیل علم [illegible]

حبیب میں جان [illegible]

مفرح عنبری چونکہ اکثر [illegible]

میں جہاں [illegible]

اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھ کر [illegible] مفرح عنبری حکما اور [illegible]

کی خدمت میں نواب کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اچھی طرح سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض - اور کس موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کی جاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دو تین یا تیسرے مہینے کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانے کا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو یا کمی امداد کے باعث مارے درد کے ہمراہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو منگوا کر استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔ مفرح عنبری سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں - یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی لو یا سر پا بھر کی کیا تھا خون کا آنا کسی وقت شروع ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں۔ مفرح عنبری وہ عجیب و غریب مرکب ہے جس کے استعمال سے نزلہ زکام کا فور دماغی طاقت بھرپور ہو جاتی ہے اعصابی طاقت میں روز افزوں ترقی ہو کر دل میں سرور چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے۔

سرٹیفکٹ ملاحظہ ہوں

خان بہادر عالیجناب مولوی سید محمد حسین خان وزیر اعظم ریاست کھیر گڈھ ضلع ارا ہپور

عنایت فرمائے حکیم صاحب السلام مسنون - آپ کا ایک مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیر گڈھ نے منگائی تھی ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی آپ مہربانی کر کے سوڈبیہ اور خان صاحب موصوف کے نام [illegible] جلد ممکن ہو بلیو پے ایبل روانہ فرمائیں [illegible]

[illegible] محمد - پرائیویٹ سکرٹری

[illegible] خان بہادر [illegible] رئیس اعظم [illegible]

[illegible] مفرح عنبری [illegible]

[illegible]

عالیجناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر

برادر جناب نواب صاحب بہادر رستم جنگ تحریر فرماتے ہیں کہ حکیم بے نظیر آپ کی مفرح عنبری نے جو جو فائدے دکھلائے ہیں - بیان سے باہر ہیں فی الواقعہ یہ نہایت عمدہ چیز ہے - بے تکلف مہربانی چھ ڈبیہ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرما دیں

عالی مرتبہ معزز صاحبان نے مفرح عنبری کی تعریف کی ہے

المشتہر حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور حویلی کابلی مل

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپ کر شائع ہوا